صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک 3 ستمبر 2010ء بمطابق 23 رمضان المبارک 1431 ہجری صبح گیارہ بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا نُودِىَ لِلصَّلَوٰةِ مِن يَوۡمِ ٱلۡجُمُعَةِ فَٱسۡعَوۡاْ إِلَىٰ ذِكۡرِ ٱللَّهِ وَذَرُواْ ٱلۡبَيۡعَ ۚ ذَٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ إِن كُنتُمۡ تَعۡلَمُونَ O فَإِذَا قُضِيَتِ ٱلصَّلَوٰةُ فَٱنتَشِرُواْ فِى ٱلۡأَرۡضِ وَٱبۡتَغُواْ مِن فَضۡلِ ٱللَّهِ وَٱذۡكُرُواْ ٱللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُونَ O وَإِذَا رَأَوۡاْ تِجَـٰرَةً أَوۡ لَهۡوًا ٱنفَضُّوٓاْ إِلَيۡهَا وَتَرَكُوكَ قَآئِمًا ۚ قُلۡ مَا عِندَ ٱللَّهِ خَيۡرٌ مِّنَ ٱللَّهۡوِ وَمِنَ ٱلتِّجَـٰرَةِ ۚ وَٱللَّهُ خَيۡرُ ٱلرَّٰزِقِينَ۔

(ترجمہ): مومنو! جب جمعے کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو خدا کی یاد (یعنی نماز) کیلئے جلدی کرو اور (خرید و) فروخت ترک کر دو۔ اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو اور خدا کا فضل تلاش کرو اور خدا کو بہت بہت یاد کرتے رہو تاکہ نجات پاؤ۔ اور جب یہ لوگ سودا بکتا یا تماشا ہوتا دیکھتے ہیں تو ادھر بھاگ جاتے ہیں اور تمہیں (کھڑے کا) کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔ کہہ دو کہ جو چیز خدا کے ہاں ہے وہ تماشے اور سودے سے کہیں بہتر ہے اور خدا سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ میرے تمام معزز اراکین اسمبلی! آج آپ کا دن ہے۔ایجنڈا بہت زیادہ طویل ہے تو کوشش کریں گے کہ پورا ایجنڈاMeet کرنے کیلئے آپ اختصار سے کام لیں گے تاکہ ان تمام بھائیوں کا جو بھی 'میٹریل' ادھر آیا ہوا ہے، آج وہ اس ہاؤس میں ڈسکس ہو سکے، Lay ہو سکے اور دوسری بات جمعہ کی بھی ہے تو جمعہ کا مبارک دن ہے، نماز بھی ادھر ذرا سویرے ہوتی ہے لیکن وہ آپ کے مشورے سے ہو گی۔ جی، مفتی صاحب۔

لوڈشیڈنگ کے حوالے سے مشتعل مظاہرین کا جناب سپیکر کے ڈیرے میں توڑ پھوڑ

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، بہت زیاد شکریہ۔ میں آج اخبارات پڑھ رہا تھا تو مجھے بہت زیادہ افسوس ہوا کہ یہاں بجلی کی لوڈشیڈنگ کے حوالے سے کچھ لوگ جمع ہوئے ہیں اور وہ آپکی رہائش گاہ کی طرف، آپ جو ہماری عزت ہیں، وہاں پر وہ لوگ پہنچے ہیں۔ جناب سپیکر، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آپ بحیثیت سپیکر ہماری عزت ہیں اور ہم سب اراکین کی یہ خواہش ہو گی کہ کسی بھی وقت ایسا کوئی کام نہ ہو جمہوری دور کے اندر کہ معزز ایوان کے معزز سربراہ کے ساتھ اس طرح کی Dealing ہو کہ لوگ یہ سمجھیں کہ خدانخواستہ لوڈشیڈنگ کوئی ہماری غلطی ہے۔ یہ اچھی طرح ان لوگوں کو نہیں معلوم کہ بجلی کا محکمہ وفاق کے پاس ہے اور مرکزی حکومت اسکو 'ڈیل' کرتی ہے، صوبائی حکومت اسکو 'ڈیل' نہیں کرتی لیکن یہ پھر کونسی بات ہوتی ہے کہ جب لوگ لوڈشیڈنگ کے خلاف مظاہرہ کرتے ہیں تو پھر ایم پی اے کے گھر پر آجاتے ہیں یا وہاں پر وزیر کے گھر پر آجاتے ہیں یا وہ ہمارے معزز سپیکر صاحب کے گھر پر آجاتے ہیں تو میں اس واقعہ کو Condemn کرتا ہوں اور مجھے تو یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ اس میں کچھ لوگ نقاب پوش تھے، وہ نقاب پوش لوگ جو وہاں پر شرارت کر رہے تھے، وہ کیا میسج دے رہے تھے؟ میری حکومت سے یہ درخواست ہو گی کہ وہ ان نقاب پوشوں کا نقاب بھی ہٹائے اور اس واقعے پر ایکشن لے۔ اگر آج اس واقعے پر ایکشن نہیں لیا جائے گا تو کل کوئی بڑا حادثہ ہو سکتا ہے۔ ہم کسی بھی صورت کے اندر اپنے معزز ایوان کے کسٹوڈین کی توہین برداشت نہیں کر سکتے۔ میں سخت مذمت کرتا ہوں اس واقعے کی اور میں حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اسکو وہ Seriously لے اور اس کو عام واقعہ نہ لے۔ یہ ہمارے لئے استحقاق کی بات ہے، یہ ہمارے لئے توہین کی بات ہے۔ ہم تمام باتوں میں سمجھوتہ کر سکتے ہیں لیکن چیئر کی عزت پر ہم کوئی سمجھوتہ نہیں کر سکتے اور مجھے امید ہے کہ پورا ہاؤس اس میں ہمارا ساتھ دے گا۔

جناب سپیکر: جی سکندر خان۔

(اس مرحلہ پر متعدد اراکین ایک ساتھ کھڑے ہوگئے)

جناب سپیکر: اودریږئ، یو یو۔ او په دے خبره ده که بل څه؟

جناب سکندر حیات خان شرپاؤ: مفتی صاحب چه کومه خبره اوچته کړه جی، واقعی داډیره اهمه خبره ده۔ جناب سپیکر، غلطی د واپډے محکمے ده، د هغوی Inefficiency ده او د هغوی غفلت دے او د هغے هغه نتیجه دا راوځی چه راځی او ستاسو په کور باندے، دا داسے شوه لکه مونږه ټولو باندے یو دغه چه کیږی جناب سپیکر، د دے واقعے چه مونږه ځومره مذمت اوکړو، زماخیال دے کم دے ځکه چه داکه نن تاسو سره کیږی، سبا بل چا سره هم کیدے شی۔ د دے پکار ده چه مونږه ټول مذمت اوکړو او جناب سپیکر، ورسره ورسره زما خیال دے چه دا یو میسج هم تلل پکار دی، داچه کوم د واپډے غفلت دے یا د هغوی چه کومے کمزورئ دی، پکار دی چه د هغے په جواب کښے هغوی ورکړی۔ هغه چه کله هم ټرانسفارمر اوسوزیږی نو که تاسو ګورئ جی خلق راشی، وائی چه زمونږه ټرانسفارمر سوزیدلے دے حالانکه دا کار د واپډے دے، دا کار د علاقے د ممبر نه دے چه هغه د دوئ له ټرانسفارمر جوړوی، دا خود هغوی خپل د یوټیلټی په دغه کښې راځی ځکه چه دا خلق د هغوی 'کنزیومرز' دی، هغوی له 'بل' ورکوی او دا د هغوی په ذمه دارئ کښے راځی چه هغوی د ورته دغه رارسوی، خو د دغے غفلت چه دے دا نتیجے رااوځی لګیا دی چه نن داسے قسمه واقعات کیږی۔ مونږه جناب سپیکر، د دے واقعے مذمت کوؤ۔ زماخیال دے چه په واپډا باندے وروستو د ملګرو سره په صلاح یو قرارداد هم راوستل پکار دی چه دا کوم لوډ شیډنګ کیږی، دا کوم ټرانسفارمر سوزی او په هغے کښے هغوی غفلت کوی چه په دے باندے مونږه د دے هاؤس د طرف نه یو قرارداد راولو، جناب سپیکر۔

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر(منصوبہ بندی)}:جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اودریږئ جی، تاسو دا مشران به وروستو اوکړئ جی۔ رحیم داد خان! تاسو به لږ وروستو اوکړئ۔ خوشدل خان! تاسو وروستو به اوکړئ۔ دا مشران تاسو کښینئ جی۔ جاوید صاحب۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: تاسو بہ پہ دوئ پسے اوکڑئ۔ لڑ مختصر کوئ، دا 'کوئسچنز آور' دے۔

جناب محمد جاوید عباسی: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب سپیکر، بہت شکریہ۔ مفتی کفایت اللہ صاحب نے جس بات کی طرف نشاندہی کی ہے، یقیناً ہم سب نے رات کو ٹی وی میں دیکھا ہے اور بہت دیر سے صبح اخبارات میں پڑھا ہے تو بڑا دکھ بھی ہوا ہے اور ہمیں اس پر افسوس بھی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں جناب سپیکر، کہ یہ ایک بڑا غلط میسج بھی اس پر گیا ہے۔ کل بھی ہمارے دوستوں نے یہاں پر ڈیٹیل سے بات کی تھی کہ واپڈا ایک ایسا ادارہ ہے جس نے تباہی کر دی ہے اور سیلاب سے زیادہ جو ہمارے دکھوں میں اضافہ کیا ہے، وہ واپڈا والوں نے کیا ہے۔ اب میں سمجھتا ہوں کہ آج بڑا سیریس معاملہ بھی ہوا ہے اور آج یہ جناب سپیکر، آپ کے گھر تک پہنچے تو کل کوئی بھی Safe یہاں پر نہیں رہے گا اور یہ جو ایک طرف سے چل پڑا معاملہ، پھر اس تمام کو روکنا ذرا مشکل ہو جائے گا۔ اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ اگر چھ، چھ گھنٹے اور آٹھ، آٹھ گھنٹے بغیر بتائے ہوئے لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے اور لوگ افطاری اور سحری بھی نہیں کھا سکتے ہیں اندھیرے میں تو یہ بہت بڑا ظلم ہے۔ ہم نے کئی دفعہ چلا چلا کر اس اسمبلی کے اندر کہا ہے کہ یہ اب وقت آنے والا ہے کہ آپ کوئی منصوبہ بندی کریں، اگر آپ چیزوں کو اس طرح آزاد چھوڑیں گے پھر یہاں پر کوئی بھی محفوظ نہیں رہے گا اور یہ جنون پشاور میں ہو سکتا ہے، جس طرح کہ مفتی صاحب نے کہا ہے کہ شاید اس میں جو نقاب پوش تھے، ان کیلئے یقیناً حکومت نے کوئی بندوبست کیا ہوگا۔ ہم نے یہاں سے کئی دفعہ فیڈرل گورنمنٹ کو ریزولیوشنز بھی پاس کر کے بھیجیں Seriously اور یہ معاملہ بھی چونکہ فیڈرل گورنمنٹ کا ہے، یہاں پر اونس زیادہ اس میں کچھ کر نہیں سکتا۔ آج میری تجویز ہے کہ یہاں آپ حکومت اور ہم سارے مل کر ایک Strong message انکو بھیجیں کہ ہمارا صوبہ پانی میں ڈوبا ہوا ہے، ہمارے لوگ لاکھوں کے حساب سے بے گھر ہوئے ہیں اور یہ جو White Elephant آپ نے پالا ہوا ہے، واپڈا کو پچھلے تین سالوں سے کوئی کنٹرول نہیں کر سکا اتنی ریزولیوشنز جانے کے بعد، جب بھی فیڈرل گورنمنٹ سے بات ہوتی ہے، منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ ابھی Next week سے لوڈ شیڈنگ ختم ہو جائے گی۔ اس پاکستان کی تاریخ میں اتنی زیادہ کسی بھی حکومت اور کسی بھی وزیر نے قوم کو Assure نہیں کروایا، جتنا انہوں نے کروایا اور مجھے آج سخت دکھ ہے کہ انکے اس عمل کی وجہ سے، قوم کو صحیح پکچر نہ بتانے کی وجہ سے آج جناب سپیکر، جو سب

سے محترم ہیں ہمارے لئے، وہ آپ کی چیئر ہے، لوگ آپ کے گھروں تک پہنچ گئے ہیں، لہذا میں سمجھتا ہوں کہ آج ہماری ایک Strong resolution یہاں پر Table ہونی چاہیئے کہ منسٹر صاحب نے کئی دفعہ بات کی ہے اور انہوں نے پوری نہیں کی، قوم کے ساتھ انہوں نے وعدہ کیا اور انہوں یہ وعدہ وفا نہیں کیا، لہذا فوری طور پر انکو اور سیکرٹری دونوں کو معطل کیا جائے، منسٹر صاحب کو ہٹایا جائے اور کوئی ایسا بندوبست کیا جائے، ایسا ٹائم فریم دیا جائے فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے کہ یہاں ہمارے اوپر خود ایک تو خدا کی طرف سے آزمائش آئی ہوتی ہے اور دوسرا لوگوں کے ساتھ بجلی کی وجہ سے اتنی بڑی زیادتی ہو رہی ہے۔ آج میں سمجھتا ہوں کہ اس پر بڑی ڈسکشن ہونی چاہیئے اور ایک ریزولیوشن یہاں سے فیڈرل گورنمنٹ کو آج ہمیں ٹیبل کرنی چاہیئے اور آج ریزولیوشن کا دن ہے تاکہ انکو بھی میسج دیا جائے کہ ہماری زیادتیوں کو مہربانی کر کے رضاکارانہ طور پر حل کرے اور ہمارے زخموں پر اور نمک نہ چھڑکے۔ یہ عوام جو ہیں، یہ جو چلا چلا کر اس بابرکت مہینے میں، اس رمضان کے مہینے میں دعائیں آپ کو دیتے، آج انکی بد دعاؤں سے ہم سب کو بچائے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، ثاقب خان، ثاقب خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: مختصر غونډے دا خبرے کوئ۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ٹھیک ده سر، زمونږه احساسات د دے ټول هاؤس یو دی جی۔

جناب سپیکر: یو دی جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: مونږه چه څومره د دے مذمت کوؤ نو کم به کوؤ۔ زما صرف دا تجویز دے، دوه خبرے دی، یو د دے ایوان نه یو میسج راشی چه دا ستاسو په ذات باندے 'اٹیک' نه دے، د سپیکر عهده د دے ایوان د پاره د پلار عهده، د مشر ورور عهده ده، دا خالی تاسو حجرے ته نه دی راغلی، دا زمونږ د ټولو حجرو ته راغلی دی۔ د دے مذمت سر، هغه خلقو، شرپسند چه کوم راغلی دی، ته هم کول پکار دی چه دوئ اوسه پورے په دے پوهه نه شو چه ایم پی ایز، دا ایوان چه د دوئ د پاره، د واپډے د پاره منډه وهی، کار کوی، هغه د خپل زړه د وجے کوی، د عوامو د درد د وجے کوی، ګنی د ایم این اے دا کار دے، دا

وفاقی محکمه ده او وفاق کښے که تاسو ایم این اے له ووټ ورکړئ، هغه سړے ذمه وار دے چه د وفاقی محکمے د هغے طریقه کار او په هغے باندے خبرے، په دیکښے د ایم پی اے څه کار نشته، په دیکښے د دے ایوان د ملګری څه کار نشته، دا که مونږ کوؤ نو دا د دوئ درد مونږه محسوس کوؤ او د هغے د وجے کوؤ۔ دویم سر، په دیکښے د واپډے چه کوم کردار دے، دا چه څه کیږی، دا د واپډے د وجے نه کیږی، زهٔ جی ډیمانډ کومه جی، زه مطالبه کومه چه ستاسو د ذات نه، دا د دے ایوان استحقاق مجروح شوے دے، چیف ایګزیکټیو پیسکو او چیئرمین واپډا به دے ایوان ته، تاسو ته معافئ د پاره درخواست کوی او دا ایوان به ئے معاف کوی۔ که نه وی سر، مونږه به بیا د هغے خلاف پوره استحقاق جمع کوؤ په دے اسمبلی کښے۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جی عطیف خان، عطیف خان۔

جناب عطیف الرحمان: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ زمونږه ټولو ورونړو خو په دے باندے ډیره تفصیلی خبره اوکړه او دا کوم واقعات چه شوی دی، حقیقت دا دے مونږه ټول د دے ډیر زیات مذمت کوؤ او نن چه کومه واقعه شوے ده، دا د واپډے د غفلت او د هغوی د لاپروائی د وجے نه شوے ده چه بار بار هغوی لوډشیډنګ کوی، نو د هغے لوډشیډنګ په وجه باندے هغه خلق مشتعل شوی دی او راغلی دی۔ جناب سپیکر صاحب، څنګه چه ثاقب الله خان اووئیل چه تاسو د دے ایوان مشر یئ او چه نن دا خلق ستاسو حجرے ته نه، دا زمونږه د دے ټولو حجرو ته راغلی دی او زمونږه د دے ټول ایوان استحقاق مجروح شوے دے۔ پکار دا ده چه د دے خبرے سخت نوټس واغستلے شی او آئنده د داسے واقعات نه کیږی او که چرے داسے واقعات خدانخواسته بیا اوشول نو واپډے والا زمونږه نه په قلاره نه شی کښیناستے۔ په دغه دفترو کښے به ناست وی، والله چه دغه ټولے دفترے ورله دانه وانه کړو۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔ جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اس واقعے پر کافی بحث ہو گئی لیکن جناب سپیکر، آپکی حیثیت اس ہاؤس کے کسٹوڈین کی ہے۔ یہ ہے کہ آپ اس انسٹی ٹیوشن کے سربراہ ہیں اور 124 Elected

representatives آپ کے وہ Hit کر رہے ہیں، یہ کونسے سگنل جا رہے ہیں؟ جناب سپیکر، اگر عبدالاکبر کے حجرے پر حملہ ہوتا تو وہ ایک Individual MPA کے حجرے پر ہوتا لیکن آپ کے حجرے پر حملہ تو یہ سمجھتے ہیں کہ اس ہاؤس پر حملہ ہے۔ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی آپکو میسج دے رہا ہے، ہم سب کو میسج دے رہا ہے کہ یا تو آپ ہمارے خلاف بات نہ کریں، اگر آپ بات کریں گے تو ہم لوڈ شیڈنگ زیادہ کریں گے اور لوگ آپ کے خلاف نکلیں گے اور اگر لوگ خلاف نکلیں گے تو پھر ہمیں سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ حکومت نے ان لوگوں کے خلاف کونسی Arrest کی ہیں، کتنی گرفتاریاں کی ہیں؟ جناب سپیکر، یہ مفرور تو نہیں تھے کہ مفرور تھے؟ یہ سب کو پتہ ہوگا اس گاؤں کے لوگوں کو کہ کون کون تھے، کون ان میں شرپسند تھے، کون باہر سے بھیجے گئے تھے، کس کس کو Instigate کر رہے تھے؟ جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ واپڈا بالکل ہاتھ سے نکل رہا ہے، ٹھیک ہے یہ قومی اسمبلی میں اٹھائے یا نہ اٹھائے لیکن ہم تو لوگوں کے نمائندے ہیں، ہم جب گاؤں میں، علاقوں میں جاتے ہیں اور جب لوگ ہمیں کہتے ہیں کہ آپ بجلی بھی ہمیں پورا نہیں کر سکتے؟ جناب سپیکر، یہ یوٹیلیٹی ہے، یہ واپڈا اس کا ذمہ دار ہے کہ وہ اس کو پورا کرے۔ واپڈا ذمہ دار ہے کہ اس کو ٹھیک رکھے، واپڈا ذمہ دار ہے کہ اس کی سپلائی برقرار رکھے۔ جناب سپیکر، یہاں پر آج سے تقریباً ڈیڑھ سال پہلے I am really sorry کہ سینئیر منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ میں بجلی کے وزیر کو یہاں پر بلاؤنگا اور آپ کے ساتھ بٹھاؤنگا لیکن دو سال ہو گئے، اس بجلی کے وزیر نے میرے خیال میں ویسے بھی اس صوبے کا رخ نہیں کیا، ویسے بھی اس کو اس صوبے سے پتہ نہیں کیا نفرت ہے کہ وہ اس صوبے میں تشریف نہیں لاتے اور جناب سپیکر، Policy decision جو واپڈا کا ہے، وہ یہاں کا چیف ایگزیکٹیو چینج نہیں کر سکتا، Policy decision کیلئے یا تو آپ کو چیئر مین واپڈا یا فیڈرل منسٹر واپڈا کو یہاں پر بلانا، وہ اس میں Policy decision لے سکتا ہے، ہم تو زیادہ سے زیادہ یہاں پر چیف ایگزیکٹیو کو بلا کر اس سے بات کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میرے اختیار میں نہیں ہے، وہ کہتے ہیں کہ یہ Policy decision ہے، یہ میرے اختیار میں نہیں ہے۔ جب تک چیئر مین واپڈا کو، جب تک بجلی کے وزیر کو حکومت کان سے پکڑ کر یہاں پر نہیں لاتی اور ہمارے سامنے نہیں بٹھاتی، یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا اور پھر ہم گاؤں میں جانے کے قابل نہیں ہوں گے، جناب سپیکر۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا مشکور ہوں، کل رات کو جب میں نے ٹی وی پر اسلام آباد میں دیکھا اور پھر جب آج صبح اخبار میں پڑھا تو مجھے بہت افسوس ہوا اور حقیقت میں ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ احتجاج کرنا عوام کا حق ہے لیکن یہ تو عوام کا حق نہیں ہے کہ وہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیں، تو ہم ان کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ سر! آپ کے نوٹس میں ایک بات لانا چاہتا ہوں کہ واقعی کل رات کو مجھے ایک میسج ملا اور میرے گاؤں اضاخیل میں مجھے اپنے پارٹی ورکر کہہ رہے ہیں کہ تین دن سے چوبیس گھنٹوں میں سے اٹھارہ گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے، مسلسل اٹھارہ گھنٹے اور ہم اس پر جلوس نکال رہے ہیں۔ اس سے ایک ہفتہ پہلے رات کے بارہ بجے میری سوڑیزئی یونین کونسل کے لوگ ارباب محمد ظاہر خان کے بنگلے پر آئے تھے، لوگ مجبور ہیں، یہ کہاں جائیں، کس کے پاس احتجاج کریں؟ میں کہتا ہوں، قسم کھا کر کہتا ہوں کہ لائن سپرنٹنڈنٹ سے لیکر واپڈا کے سارے کرپٹ ہیں۔ میرے پاس ایک وفد پرسوں آیا تھا، انہوں نے کہا کہ بیس دن پہلے ایک لائن مین وصال نے اٹھارہ ہزار روپے لیکر کہ میں آپ کیلئے ٹرانسفارمر بناؤنگا لیکن ایک مہینہ گذر گیا اور اٹھارہ ہزار روپے اس نے جیب میں ڈالے ہیں اور ٹرانسفارمر اسی طرح Damage پڑا ہوا ہے۔ میں نے محمد ولی، چیف ایگزیکٹیو کو لیٹر لکھا، اس سے بات کر لی کہ آپ کے لائن سپرنٹنڈنٹ نے اٹھارہ ہزار روپے لیے ہیں اور ابھی تک وہ ٹرانسفارمر ٹھیک نہیں کیا، No action was taken against that authority، تو آخر لوگ کہاں جائیں گے؟ لہذا آپ نے اس سلسلے میں پہلے بھی جناب سپیکر، چیف ایگزیکٹیو میر قاسم خان کو بلایا تھا، ہماری میٹنگ ان کے ساتھ ہوئی تھی، تمام معزز اراکین تھے اور جس طرح عبدالاکبر صاحب نے فرمایا کہ ہمارے معزز سینیئر منسٹر رحیم داد خان نے اس فلور پر یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم راجہ پرویز اشرف کو یہاں دعوت دیں گے، ان کو ریکویسٹ کریں گے کہ وہ آ جائیں اور یہ مسئلہ حل کریں لیکن کچھ نہیں ہوا۔ ایسے ہی حالات ہیں جس طرح پہلے تھے، تو پھر میں ایک بات کی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ فیڈرل منسٹر یہاں آ جائیں، ان کو درخواست کی ہوئی ہے کہ پلیز آ جائیں، یہ بھی پاکستان کا صوبہ ہے اور پیداوار بھی ہماری ہے، ان کو بھی آنا چاہیئے، واپڈا چیئرمین کو بھی آنا چاہیئے اور یہاں چیف ایگزیکٹیو، جو موجودہ چیف ایگزیکٹیو ہیں، وہ اچھے آدمی ہیں، شریف آدمی ہیں، اس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں اور انٹرسٹ لیتے ہیں لیکن ایک میٹنگ ان سے ہونی چاہیئے، تو میری یہ Suggestion ہے کہ منسٹر صاحب کو بھی ایک درخواست دی جائے کہ وہ آ جائیں یہاں پر، تشریف لائیں اور واپڈا چیئرمین کو بھی اور اس

موجودہ چیف ایگزیکٹیو کو بھی تاکہ ہم تمام معزز اراکین ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور ان کو اپنے مسئلے سے آگاہ کریں۔ اگر پھر بھی وہ نہ آئے تو پھر ہمارے لئے، کیونکہ جب مجھے اپنی Constituency سے ٹیلیفون آجائے کہ بھائی آپ نے، ٹھیک ہے جس طرح ہمارے معزز ساتھی ثاقب اللہ خان نے کہا کہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کا ہے، فیڈرل کا ہے لیکن انہوں نے مجھے بھی ووٹ دیا ہے، جب ان پر اٹھارہ گھنٹے سے مسلسل لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے، تو وہ کہاں جائیں گے؟ وہ اسلام آباد جائیں گے؟ وہ میرے پاس آئیں گے، جب میں ان کا مسئلہ حل نہیں کر سکتا تو پھر کہاں جائیں گے؟ تو یہ ایک مسئلہ ہے اور جس طرح ہمارے معزز اراکین نے، کل بھی یہ میں نے اخبار میں پڑھا کہ واپڈا کی وجہ سے حکومت کی بدنامی ہو رہی ہے تو اس میں بھی کوئی سازش ہو سکتی ہے، تو اس پر کچھ اقدام لے لیں، لہذا میں آخر میں ایک بار پھر اس واقعہ کی مذمت کرتا ہوں، ہماری ساری ہمدردیاں آپ کے ساتھ ہیں، آپ ہمارے بڑے ہیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔ اسرار اللہ خان صاحب۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> شکریہ جی۔ سر، میں اختصار سے کام لیتے ہوئے پہلے تو اس واقعے کی مذمت کرتا ہوں کیونکہ جس طریقے سے ہمارے باقی معزز ممبران صاحبان نے کہا کہ یہ صرف آپ پہ نہیں، اس سارے ہاؤس پہ حملہ ہے لیکن سر، میرے خیال میں ہم دو چیزوں کو 'کنفیوز' کرتے جا رہے ہیں اور وہ یہ ہے کہ جو 'ایکٹ' ہوا ہے، ہم کہتے ہیں کہ لوگوں کا قصور نہیں ہے، قصور تو نہیں ہے جی لیکن یہ بھی کوئی طریقہ نہیں ہے۔ کل کو ایک بندہ ہو گا، وہ کہے گا کہ میں بھوکا ہوں اور پھر وہ کسی دوسرے کے گھر گھس جائے یا اس کی بے حرمتی کرے، یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں سر، کہ پہلے صوبائی گورنمنٹ کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ جو ان کے 'رنگ' لیڈرز ہیں، جو شر پسند ہیں، ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہیئے اور اس کے ساتھ واپڈا کا جو محکمہ ہے سر، دو سال سے ہم ان کو بولتے ہیں، ٹس سے مس نہیں ہوتے، مزید بھی ان کا مجھے لگتا ہے، اگر ڈیڑھ / دو سال اور ہوں گے گورنمنٹ کے تو یہی طریقہ کار رہے گا کیونکہ ابھی تو سیلاب کی شکل میں اللہ نے ان کو ایک Excuse دی ہے، جیسے ہی سیلاب آیا، فیڈرل منسٹر صاحب نے کہا کہ سسٹم سے پندرہ سو میگاواٹ بجلی چلی گئی ہے اور یہ اسی Excuse کے ساتھ مجھے پتہ ہے کہ اگر آئیں گے تو وہ کہیں گے کہ پندرہ سو میگاواٹ جب تک نیشنل گرڈ میں نہیں جائے گی، یہ مسائل حل نہیں ہوں گے، تو میں سمجھتا ہوں سر، کہ یہ جو واقعہ ہوا ہے ایک پٹھان سوسائٹی میں اور اس قسم کے اگر حالات ہوں تو یہ کل، آپ کے ساتھ نہیں سر، ہم سب کے ساتھ مسائل ہوں گے اور ہر ایک اس بندے

کے ساتھ ہوگا جو کہ اپنے حلقے میں قید ہو کر رہ جائے گا،اس کے بعد پھر یہ نہیں ہوگا کہ ایوانوں میں اس پر ڈسکشن ہو گی۔ اگر کل کو کچھ ہو گا اور اس قسم کے واقعات بن جاتے ہیں، وہ اپنے 'ری ایکشن' میں کوئی قدم اٹھالیں تو لاء اینڈ آرڈر کی ایسی صورتحال بن جائے گی۔ سر، میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کیلئے ایک تو Embarrassment بھی ہو گی کہ اپنے ہی ووٹرز کے Against اگر اپنا رکن اسمبلی بندوق تھام کے کھڑا ہو تو یہ کوئی حالات نہیں ہوں گے۔ میں سمجھتا ہوں سر، کہ جوان میں شرپسند ہیں اور ان کے 'رنگ' لیڈرز ہیں، ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہیئے۔ شکریہ، سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔ جی، بشیر بلور صاحب۔

<u>حاجی ہدایت اللہ خان (وزیر برائے تحفظ حیوانات):</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، ہدایت اللہ خان۔

<u>وزیر برائے تحفظ حیوانات:</u> بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، څنګه چه دے نورو ټولو ملګرو د دے مذمت اوکړو نو مونږه هم د هغے مذمت کوؤ او دا واقعی چه دوئ ډیر زیاتے کړے دے۔ بله دا ده جی چه یو طرف ته ټهیک ده چه د واپډے د طرف نه غفلت هم دے، زیاتے هم دے او لوډ شیډنګ هم دے خو بل طرف ته دا خبره داسے نه چه ګنی په دے پسے به شا ته څوک نه وی، دا به باقاعده منصوبه بندی شوے وی، په دیکښے به باقاعده خلق Involve وی، دا داسے نه ده چه ایک دم خلق راااووتل او په حجره باندے راغلل۔ په دیکښے جی داسے باقاعده تحقیقات پکار دی چه کوم خلق په دیکښے ملوث دی، چه هغوی له بالکل داسے سزا ورکړے شی چه آئنده د پاره دا څوک جرات اونکړی۔ دویمه خبره جی دا ده چه د بجلئ هر چا ته پته ده چه بجلی نشته، په ټول ملک کښے نشه او بیا خصوصاً په صوبه کښے نشته دے، ما هغه بله ورځ جی تاسو ته د ثمر باغ باره کښے خبره کړے وه، زمونږه علاقه کښے پرون جلوس شوے دے، ډیره غټه جلسه هم شوے ده خو داسے نه دی شوے چه خلقو دهمکیانے او خبرے اترے په دیکښے شوے دی۔ حکومت ته هم په هغے کښے خبره شوے ده خو مونږ دا وایو چه تاسو مهربانی اوکړئ او په دے باندے د دوئ سره هم خبره پکار ده ځکه چه زمونږ د ګرډ سټیشن منصوبه دوئ جوړه کړے وه او تر اوسه پورے لا په التواء کښے دوئ اچولے ده، ټرانسفارمرے سوزی، د هغے څوک بندوبست نه کوی، وولټیج

کم دے ، دوئ وائی چه هائیډل پاور کښے کار کیږی، نو دا ډیره غټه مسئله ده جی، نو زۀ دا وایم چه یو طرف ته د دوئ سره خبره او بل طرف ته د د دے واقعے باقاعده تحقیقات اوشی او چه څوک په دیکښے ملوث دی، باقا عده د هغوی خلاف سخته کارروائی د اوشی۔ مهربانی جی۔

جناب سپیکر: جی، بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور{سینیئر وزیر(بلدیات)}: سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ سپیکر صاحب، دا پرون چه کومه واقعه شوے ده، دا مونږ Condemn کوؤ او دا بالکل وایو چه د افطاری او د سحری په وخت چه دا کوم لوډ شیډنګ کیږی، دا هم پکار دی چه او نه شی او دا فیصله هم شوے وه او دا پرائم منسٹر پخپله اعلان کړے وو او بیا سپیکر صاحب، دا هم زۀ عرض کوم چه زمونږ دا صوبه چه ده، مونږ د ټولو نه کم' ریټ' باندے، ایک روپئ تیس پیسے باندے مونږه یو یونټ جوړوؤ هائیډل پاور جنریشن نه او زمونږ پروډکشن چه دے ، هغه زمونږ دومره زیات دے چه مونږ چه کوم استعمالوؤ، د هغے نه یو په دوه مونږه زیات پروډکشن کوؤ خو بیا هم د ټولو نه زیات لوډ شیډنګ زمونږ صوبه کښے کیږی۔ زمونږ خلقو ته ډیر لوئے تکلیف دے او پرون هم خلقو دلته کښے خبرے کړے دی، زۀ دا وایم سپیکر صاحب، چه زما د پښتو دا قاعده نه ده، د پښتنو دا قاعده نه ده چه د چا مشر کور ته څوک لاړ شی او هلته د دا اوکړی۔ احتجاج حق دے ، پکار ده چه سړے احتجاج اوکړی او داسے ډائریکټ دغه کول، دا مونږ Condemn کوؤ او د دے انکوائری به هم کوؤ، چه هر چا کړے دے ، د دے خلاف انشاءالله ایکشن به هم اخلو او زۀ دا وایم چه دا کومو خلقو، دیکښے زیات هغه خلق دی چه هغه شرپسند دی او دے جلوس کښے شامل شو، هغوی دا کوشش کوی چه داسے حالات پیدا کړی چه خدائے مه کړه پولیس لاټھی چارج اوکړی، آنسو گیس یا فائرنګ اوکړی۔ صرف د حکومت د بدنامئ د پاره دا کوی خو انشاءالله مونږ د دے خلاف ایکشن به هم اخلو او Condemn کوؤ ئے او مرکزی حکومت ته وایو چه یو خو مونږ ایک روپے تیس پیسے باندے یونټ جوړوؤ او مونږ نه لس روپئ یونټ هغوی اخلی او بیا مونږ ډبل پروډکشن هم کوؤ، زمونږه نیمه خرچه هم ده او بیا هم په مونږ لوډ شیډنګ کیږی۔ افسوس دا کوؤ، څنګه چه زما ورونړو اووئیل

چه اتلس اتلس گهنټے لوډ شیډنګ دے ګرمئ کښے ، چرته د دوئ یو مشر راولو او یو ګهنټه بغیر د ائیرکنډیشن د کښینی یا بغیر د پکی د کښینی نو پته به اولګی چه دوئ ته څومره تکلیف دے ؟ او دا ماشومان بچی ژاړی او دوئ پروا نه کوی نو زهٔ ستاسو په وساطت مرکزی حکومت ته هم خواست کوم چه مهربانی اوکړئ زمونږ صوبه کښے لوډ شیډنګ چه کوم دومره زیاتے دے ، دا د اونکړے شی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: رحیم داد خان۔

جناب رحیم داد خان {سینئر وزیر (منصوبه بندی)}: بسم الله الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر ، دا کومه واقعه چه پرون شوے ده، څنګه چه زما ملګرو خبره اوکړه، دا زمونږ شریک کور دے او په دے کرسئ باندے چه تاسو ناست یئ، د هرچا نمائندګی هم کوئ او زهٔ ډیر افسوس کوم چه تاسو کوم محنت، کوم مشقت او کومه منډه ترړه د خپلے حلقے د پاره وهئ، په هر یو مد کښ، هر یو ډیپارټمنټ سره، هر یو منسټر سره، که مرکزی وی که صوبائی وی، پرائم منسټر سره، پریذیډنټ سره، د خپلے علاقے د پاره چه څومره څه کوئ نو زهٔ نه پوهیږم چه دا یو سازش دے یا چه کومه داسے خبره ده، چه کوم داسے عناصر دی، چه هغه راځی او دا نمونه هتهکنډے کوی؟ زهٔ خو دا وایم چه مقامی خلق به ښه وی، شوک به پوهه هم نه وی، چا ته پته به هم نه وی خو ستاسو جدوجهد چه کوم دے ، په اخبارونو کښے بالخصوص ستاسو د علاقے خلقو ته پورا پته ده چه تاسو، ستاسو ورور، ستاسو ټول خاندان حلقے د پاره خپل وخت صرف کړے دے۔ بل لوډ شیډنګ دے ، دا په دے ټول ملک کښے دے ، پیداوار ډیر کم دے او لګخت چه کوم دے ، هغه ډیر زیات دے خو بشیر خان چه څنګه خبره اوکړه، واپډے له پکار دی چه زیات میګاواټه بجلی چه کوم ده، هائیډل چه کومه ده، هغه زمونږه صوبه پیدا کوی او په دے صوبه کښے لګخت چه کوم دے ، هغه هم ډیر کم دے نو په دے دغه باندے چه دا لوډ شیډنګ پکار دا دی چه دلته کښے کم وی۔ څومره پورے خبره اوشوه چه ما په دے فلور باندے دا خبره کړے وه او دا پرابلم وو، د لوډ شیډنګ چه زهٔ به څمه او راجه پرویز اشرف صاحب به مجبورومه او دلته کښے به ئے راولمه، جناب سپیکر، ما هغه سره خبره اوکړه او هغه ما سره Promise هم اوکړو چه دوه درے

ورځے پس زۀ راځم خو داسے څه واقعات قومی اسمبلئ کښے جوړ شول او تاسو ټولو ته پته وه چه څه وو؟ خو بیا هم هغه خبره ده چه زۀ به خپل چیف سره، خپل دغه سره به دا وایم چه خلقو ته تکلیف نه وی، مشکلات نه وی۔ بل عبد الاکبر خان خبره اوکړله چه دے صوبے ته هغه مخ نه دے رااړولے، هغه څو ځله راغلے دے او په گورنر هاؤس کښے، که ټول ایم پی ایز نه وی نو بالخصوص عبد الاکبر خان او زمونږ دا ایم پی ایز چه کوم دی، دوئ سره ئے ملاقات کړے دے او پریذیډنټ چه څنگه راغلے وو او بیا د هغے نه پس وزیر اعظم راتلو ډیره اسماعیل خان ته، نو هغے کښے هم هغوی سره راغلے وو او کوم متعلقه خلق چه وو، واپډا چیف ته هغوی دغه کړے ده خو ډیر افسوس دے په دے چه تکلیف دے، مشکلات دی۔ پرائم منسټر صاحب دا وئیلی دی چه افطاری کښے او په پیشمنی کښے لوډشیډنگ به نه وی خو داسے د دوئ دا اوقات غلط دی نو واپډے والو ته به مونږه تنبیه هم کوؤ او د دوئ چه کوم دا غلطه کارکردگی او د هغوی چه کوم دا روټین معامله ده، دا صحیح نه ده۔ هغوی مونږ ته داسے زر دغه اوکړی، که په ډسټرکټ کښے بجلی کمه وی نو وائی چه د پیښور نه بنده ده او دے ځائے چه کومه خبره وی نو وائی چه دا کنټرول کیږی د اسلام آباد نه او د مرکز نه کنټرول کیږی، نو په دے دغه به ورسره مونږه میټنگ هم اوکړو او ستاسو دے چیمبر ته به ئے رااوغواړو، چیف چه کوم دے او کوم تکلیف او مشکلات چه دی، هغه به رفع دفع کړو او زۀ به بیا هم هغه د بجلو منسټر ته ریکویسټ اوکړمه چه راشی او دلته کښے تشریف راوړی او دا کومه مسئله چه د ایم پی ایز ده چه دوئ سره ملاقات اوکړی او د دوئ تسلی اوشی او دا واقعه چه کومه ده، مونږه Condemn کوؤ او د دے حکومت، مونږه حکومت یو، څوک یو، انشاءاللّٰه تعالیٰ د دے به پوره تحقیقات کوؤ۔

<u>جناب سپیکر:</u> زۀ ستاسو د ورونړو ډیره ډیره شکریه ادا کومه چه-----

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> جناب سپیکر، جناب سپیکر، مجھے ایک دو منٹ دیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> دا نو ره کارروائی ډیره زیاته ده خو پیر صاحب، صرف دوه خبرے که پیر صاحب کوئ نو مختصر غوندے اوکړئ چه دا -----

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> دوه څلور جی۔

جناب سپیکر: پرائیویټ ممبرز ډے دہ، د دے ورونړو نن بزنس ډیر دے چہ دا خراب نہ شی۔

سید محمد صابر شاہ: ټهیک شوه جی۔ جناب سپیکر، زۀ خو د ټولو مخکښے نن چہ ما اخبار اولوستلو او یو ډیر افسوسناک خبر چہ کوم ستاسو پہ کور باندے د بجلئ د لوډ شیډنگ پہ وجہ څنگہ دا حملہ شوے دہ نو دا خو ډیرہ لویہ افسوسناکہ خبرہ دہ او یقیناً زما دے ټولو ملگرو بہ پہ دے باندے مذمت کړے وی او زۀ ہم د دے مذمت کوم خو جناب سپیکر، دا واقعہ چہ کومہ دہ چرتہ چہ ډیر زیاتہ افسوسناکہ دہ نو زما پہ خیال باندے پہ دے باندے صرف د افسوس ہغہ اظہار کول چہ سبا بہ پہ اخبارونو کښے راشی چہ د سپیکر صاحب پہ کور باندے چہ کوم Mob راغلے وو او حملہ ئے کړے وہ، د ہغے مونږ مذمت اوکړو او بس دا مسئلہ بہ ختم شی، نو زما پہ خیال دا خبرہ داسے نہ دہ او څومرہ سادگئ سرہ جناب سینیئر منسټر صاحب چہ د دے ہغہ تجزیہ اوکړلہ او څومرہ د خیرسگالئ پہ انداز کښے د بجلئ او د موجودہ حالاتو او زمونږہ پہ مینځ کښے چہ دا کوم یو خلیج راروان دے، پہ دے باندے چہ خپلہ تبصرہ اوکړہ نو خندا ہم راځی او ژړا ہم راځی، یعنی دومرہ خوبصورت انداز سرہ دوئ دا خبرے اوکړلے، دا خو داسے خبرہ دہ لکہ یو طوفان مونږہ گورو چہ مونږہ تہ یو طوفان راروان دے لکہ دغہ سیلاب د خیبرپختونخوا نہ شروع شو او پہ مخہ سندھ تہ روان وو او حکومت د دے باوجود چہ شل پنځویشت ورځے ورتہ ملاؤ شولے، ہغہ چہ کوم انتظامات کول پکار وو، ہغہ ئے اونکړل، نو ہم نن مونږ چہ کوم دا طوفان وینو جناب سپیکر، دا پرونئ واقعہ چہ کومہ دہ، دا محض واقعہ نہ دہ بلکہ دا Wake up call دے، دا یو دستک دے چہ زمونږ پہ دروازہ باندے، د دے عوامی نمائندگانو پہ دروازہ باندے، د سیاسی گوندونو پہ دروازو باندے دا یو دستک دے چہ ویښ شئ دا کوم حالاتو باندے چہ تاسو د شترمرغ پہ شان سترگے پټے کړے دی او وایئ چہ دا یو ریلہ دہ، دا بہ راشی، د دیخوا نہ بہ راشی او دیخوا تہ بہ لاړہ شی جناب سپیکر، دا خبرہ نہ دہ۔ دا واقعہ مونږ لہ بنیاد جوړول پکار دی او پہ خپلو کمزوریانو باندے او ہغہ اقدامات چہ کوم دی، د ہغے د پارہ مونږ لہ عملی قدم اغستل پکار دی چہ د کوم پہ وجہ باندے نن د دے صوبے خلق

په عذاب کښې مبتلا دی۔ جناب سپیکر، دولس دولس گهنټے، اتلس اتلس گهنټے لوډ شیډنګ او د دے روژے په میاشت کښے اوس که مونږ مذمت هم اوکړو لیکن یوے غاړے ته مونږ که مذمت کوؤ نو دا یو اخلاقی فریضه ده چه مونږه ئے ادا کوؤ لیکن حقیقت دا دے چه عوام چه نن آواز اوچتوی، عوام چه نن بے چینه دی، عوام چه نن د کوم حالاتو سره دوچار دی او کومه بے حسی چه مونږ نن دلته گورو، چاهے د حکومت په سطح باندے ده، چاهے د عوامی نمائندګئ په بنیاد باندے ده، دا بے حسی چه مونږه گورو نو دا هم بیا گستاخی کوم، چه وئیل به راځی چه که آئنده عوام داسے پاڅی نو عوام به هم حق بجانب وی۔ نمائندګان زمونږ څنګه راځی، هر سړے د خپلے حلقے خبره کوی۔ زما په حلقه په غازی کښے دولس دولس گهنټے لګیا دے لوډ شیډنګ کیږی او جناب سپیکر، جلوسونه اوځی او هغه علاقه چه کومه علاقه دے ملک ته تربیلا ډیم، یعنی بالکل د تربیلا ډیم په خله کښے دا علاقه موجوده ده، هلته کښے لګیا دے لوډ شیډنګ کیږی خو دا نورے علاقے چه کومے دی، په دیکښے هم لګیا دے هغه شان لوډ شیډنګ کیږی لیکن سوال دا دے چه دے وائی چه منسټر صاحب به راځی، منسټر صاحب به ځی، '*آنیاں جانیاں*' به د منسټر صاحب خو وی لیکن زۀ سوال دا کوم چه په دے '*آنیاں جانیاں*' کښے جناب فاضل منسټر صاحب، زما د مسئلے حل شته دے او که نشته؟ نن زما د سپیکر په کور باندے خلق لاړل، سبا به زما په کور باندے ورځی، سبا به د شیرپاؤ صاحب په کور باندے ورځی، سبا به د بشیربلور خان په کور باندے ورځی----

(*قطع کلامی*)

<u>*سید محمد صابر شاہ*</u>: بشیرخان وائی چه زما کور ته نه شی راتلے، هله به خبر شی چه تالو ژبے له ورشی، دا مه وایه بشیر خان!

<u>*جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}*</u>: جذباتی تقریر مه کوه۔

<u>*سید محمد صابر شاہ*</u>: جذباتی څنګه به نه کوم۔ (*قہقہے*) خلق چه کوم دی په عذاب کښے دی، زما د سپیکر په کور باندے حمله کیږی او دلته کښے چه مونږه د ډیمونو خبره کوؤ، مونږه وایو چه بجلی جوړه کړئ نو بشیرخان پاځی، وائی نه

منو، ډیم جوړولو له نه ورکوؤ، کالاباغ مه جوړوئ، بل ډیم خو جوړ کړئ۔ خدائے د پاره څلویښت، څلور څلویښت میگاواټ بجلئ Potentai تا سره دے، څلویښت زره، تا سره دا Potential موجود دے، پینځه کاله ایم ایم اے تیر کړل، ډیر ښه خلق دی، زهٔ دوئ ته سلام کوم خو دے شی ته ئے توجه ورنکړه۔ بشیر بلور خان! درے کاله ستا لگیا دی پوره کیږی، تا دے ته توجه ورنکړه، نو بس زهٔ وایمه چه مونږه چه کومه ژړا کوؤ، وائی چه جذباتی خبرے کوئ؟ زهٔ به لږے نرمے خبرے اوکړم، نرمے خبرے به اوکړم خو تاسو جناب سپیکر، مهربانی اوکړئ، دا موجوده حالات چه کوم دی د دے د سمولو د پاره کیښنئ، سیاسی گوندونه کیښنئ، حکومت کیښنئ، مونږ درسره تعاون کوؤ او د بجلئ د سدباب د پاره عملی اقدامات اوکړئ۔ دا چه کوم تاسو Rental powers ته ځئ، د بهر نه Independent پاور کمپنئ راولئ، دا صرف د Kick backs د پاره دی، دا زما مسئله نه شی حل کولے۔ چه کله دا چه کوم Rental پاورز دلته کښے راځی، Install کیږی، د هغےنه بعد چه کوم 'بل' به په عوامو باندے راځی نو هغه په خپل ځائے باندے یو عذاب دے، لهذا زهٔ دا گزارش کوم چه جناب سپیکر، تاسو یو کمیټی جوړه کړئ، یو اعلان اوکړئ، د حکومت مشاورت سره یو کمیټی د جوړه شی او د صوبه سرحد هغه خپل قوم۔۔۔۔۔

ایک آواز: پختونخوا، پختونخوا۔

سید محمد صابر شاہ: خیبرپختونخوا کښے چه کوم زمونږ Potential دے، خدائے د پاره د دے د پاره مونږه له منصوبه بندی کول پکار دی، دے د پاره مونږ له کار کول پکار دی چه د دے عذاب نه مونږه ته نجات ملاؤ شی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: ډیره شکریه جی۔ زهٔ ستاسو د ټولو ورونړو شکریه ادا کوم چه کوم ستاسو جذبات، کومے تاسو خبرے اوکړے، واقعی چه تاسو څه اووئیل اوس، ستاسو خپل ځائے دے، دا زما د پلار د وختو یو حجره جوړه شوے وه او د هغه وخت سره د هغوی یو رواج وو، د پښتنو رواج وو چه د حجرو دیوالونه، گیټونه او دروازے به نه وے نو هغه رواج تر دے وخته پورے لا ما ساتلے وو۔ زما په حجره یو شل لارے راځی او یو دروازه هم نشته ورته۔ دغه ځائے د دے خلقو خپله د جرگو ځائے وو او د دے مشکلاتو د حل کول ځائے وو۔ ټول عمر دغلته جرگے

شوے دی، د اصحاب دغلته زیارت وو، د دے ټول میلمانه به راتلل، دغه ځائے د دوئ وو، اوس خو زما هډو دے نه. بیګا هم څه خلق راغلل مشران، سحر هم ډیر راغلل، هغوی وائی چه دا خو ستا ځائے ئے نه دے خراب کړے، دا زمونږ د جرګو او د ناستے ځائے وو، زمونږه ځائے ئے خراب کړے دے نو مونږه به د دے تپوس کوؤ. ما هغوی ته تسلی ورکړه چه دا مه کوئ، دا خلق به هسے هم داسے مشکل وخت کښے ټول راجمع کیدل او د خپلو مشکلاتو حل به ئے دلته کتلو، نو دا پکښے څوک شرپسند راننوتی وو او هغه شرپسندو دغه ځائے ته نقصان اورسولو. هغه د برآمدے شیشے ئے ماتے کړے یا چرته هغه د میلمنو د چا موټرونه ولاړ وو، هغه ئے مات کړل، نو دا هغه څو شرپسند وو ګنی او دویمه خبره زهٔ په دے هم نه پوهیږمه چه د پی ایف 7 چه زما حلقه ده او ورسره دا جخته د طهماش خان حلقه ده، دیکښے دوه ګریډ د بجلئ، یو په ناګمان کښے دے او په چغرمټئ کښے، دا منظور پراته دی خو تر دے وخته پورے کار شروع نه شو، دوه کاله اوشول. دغسے هریانے سره بل ګریډ جوړ شوے دے، د هغے نه د دوه فیډرو پروګرام وو دے کلو ته، هغه هم تر دے وخته نه دے شوے نو خلق، لکه پیرصاحب، تاسو اوویل چه څنګه تربیلے ډیم سره تاسو دغه کښے ئے نو دغسے مونږ ورسک ډیم سره یو، زمونږه د کور نه، د دے حجرے نه دوه دوه نیم کلومیټره کښے د ورسک ډیم پاور هاؤس دے، نو هغه خلق هم دا وائی چه دومره بجلی پیدا کوؤ مونږه او دلته اتلس ګهنټے بجلی نه وی. ګنی دغلته چه کوم ترقیاتی کارونه شوی دی په موجوده وخت کښے، نو هغه ریکارډ دے چه ټول پی ایف 7 ته ګیس منظور شوے دے او لګیا دے وراورسیدو. دوه پکښے ډګری د جینکو کالجونه زمونږه دے وخت کښے جوړ شول، روان دے پرے کار. یو د ښځو یونیورسټی، ډیره غټه یونیورسټی، ږومبئ یونیورسټی زمونږه په دے علاقه کښے جوړه شوه، نو دا په دے لږ وخت کښے، سړکونه ورسره دغه شان، نو کمے د ترقیاتی کار نه دے شوے خو پوهیږمه نه چه دا نظر واغستو او کنه څه سازش دے چه دا خلقو برداشت نه کړے شو، دا دومره غټ ترقیاتی کارونه او دا دویمه د واپډے کمزوری چه شپاړس او اتلس ګهنټے بجلی بندیدل، نو خدائے مو خوشحاله لره چه تاسو ما سره کومه غمرازی اوکړه او دا زمونږه لاډلے او

نیازبین خلق وو، هغوی خپل فریاد له راتلل، یو لس اته یا پنځلس شرپسند پکښے نښوتی وو، هغه بوزئ ئے وهلے وے، څادرونه ئے د مخ نه تاؤ کړی وو، دا ټول ورانے هغه * + کړے دے او د دے به مخ نیوے کوؤ، څه طریقه به جوړوؤ خو د پیرصاحب دا خدشات هم ټهیک دی۔ سحر هم ما وختی دے بجلئ والا سره دا خبرے اوکړے او ګورو چه دلته ډیر زر راغوښتونکی دی دا ټول او دا به ورسره کیښنو۔ په ټوله صوبه کښے د سوات نه اونیسه تر ډیرو پورے دا یو ډیره اهمه ایشو ده او تاسو پرے پرون ټوله ورځ خبرے کړے دی، نن ټول اخبارونه ډک دی خو د هغے نن زما توجه په دے څیز باندے بل طرف ته یوړه، نو ګورو څه تعمیری حل به ئے اوباسو او انشاءالله خدائے به خیر کړی جی۔ دا نن زمونږ پرائیویټ ممبرز 'ډے' ده، اوس ستاسو نه تپوس کوم چه دا سوالونه واخلو، د دے وخت خو تیر شو، 'کوئسچنز آور'؟

جناب عبدالاکبر خان: زما خیال دے چه دا 'کوئسچنز آور' د ختم کړے شی۔ نن پرائیویټ ممبرز 'ډے' د جمعے ورځ هم ده نو مونږه وایو چه دغه Take up شی ځکه چه بیا خو د مانځه ټائم هم نزدے کیږی نو که دا 'کوئسچنز آور' مونږه اخلو نو یقیناً چه په ګهنټه یوه نیمه کښ خو نه ختمیږی۔

جناب سپیکر: نو دا ډیفر کړو که دے سره څه اوکړو؟

جناب عبدالاکبر خان: ډیفر ئے کړئ، بل 'ډیټ' ورله کیږدئ۔

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): جناب سپیکر، آپ نے ایک لفظ استعمال کیا ہے کہ کچھ * +آئے تھے تو میں کہتا ہوں یہ * +کا لفظ اس سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا ډیفر کړو، بشیر خان! دا بلے ورځ ته کړو؟

سینیئر وزیر (بلدیات): جی ہاں۔

جناب سپیکر: دا به 'ری شیډول' کړو، It is rescheduled۔۔۔۔۔

وزیر صحت: جناب سپیکر!

---

* + بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

جناب سپیکر: او د ریږه، د هاؤس دا دغه لړ Complete کړو۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: معزز اراکین حافظ اختر علی صاحب نے 3 ستمبر 2010 کیلئے اور جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب نے 3 ستمبر تا 10 ستمبر 2010 کیلئے رخصت کی درخواستیں ارسال کی ہیں تو Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

وزیر صحت: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ظاهر شاه صاحب! دا خو اوس په ایجنډا راغلو جی۔

وزیر صحت: سپیکر صاحب! ما یو ریکویسټ کړے دے چه تاسو په دے خپلو خبرو کښے وئیل چه څه * + راغلی وو او دوئ دا کار کړے دے نو دا * + لفظ Expunge کړئ جی۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) ښه جی، معافی غواړمه، زهٔ پیر صاحب په جذباتو کښے راوستمه (قہقہہ) نو دا بالکل Expunged order اوشو جی، دا خو ترے اخوا کړئ او ښه خبره هسے هم نه ده۔ زهٔ معذرت کومه چه زما د خلے نه د ولے داسے خبره اوځی خو روژه هم پکښے ده نو لږه معافی به کوئ جی۔

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: 'Question of Privilege': Taj Muhammad Khan Tarand Sahib, please move your Privilege Motion.

جناب تاج محمد خان ترند: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ایوان کی کارروائی روک کر مجھے ایک اہم مسئلہ پیش کرنے کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ کچھ دنوں پہلے میرے حلقہ پی ایف 59 بٹگرام میں پکوڑہ، جو کہ میرے حلقے کا سب سے بڑا گاؤں ہے، کا ٹرانسفارمر خراب ہوگیا۔ لوگوں نے میرے ساتھ عوامی نمائندہ ہونے کی وجہ سے رابطہ کیا اور میں نے ایس ڈی او پیسکو بٹگرام، عزیز صاحب سے اس بارے میں بات کی تو انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس KVA 200 کا ٹرانسفارمر نہیں ہے اور مجھے چیف انجینئر پشاور سے بات کرنے کو کہا۔ میں چیف انجینئر صاحب سے ان کے دفتر میں ملا اور اس سے گزارش

---

*+ بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

کی کہ چونکہ یہ بہت بڑا گاؤں ہے اور رمضان المبارک ہونے کی وجہ سے لوگوں کو بہت زیادہ تکلیف ہے تو اس نے ایکسیئن کو ڈیمانڈ بھیجنے کیلئے فون کیا۔ ایکسیئن صاحب نے ایس ای، ایبٹ آباد کے ذریعے ڈیمانڈ بھیجا جس پر چیف انجینئر صاحب نے مہربانی کر کے ٹرانسفارمر ایبٹ آباد سے ریلیز کرنے کیلئے احکامات جاری کیے، اسی روز ایس ڈی او عزیز صاحب نے میرے مخالفین سے ساز باز کر کے ان کو 200KVA کا دوسرا ٹرانسفارمر مانسہرہ سے اپنی سرکاری گاڑی میں لا کر فراہم کیا، جنہوں نے اس غیر قانونی طور پر لائے ہوئے ٹرانسفارمر کو پگوڑہ میں لگا دیا۔ عزیز ایس ڈی او کا مجھے انکار اور بعد میں میرے مخالفین کو ٹرانسفارمر دینے سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا میری اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ اس کے خلاف کارروائی ہو سکے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، د گورنمنټ د طرف نه جي۔

<u>جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}</u>: جناب سپیکر، زمونږ ورور Elected ممبر دے، خلقو پرے اعتماد کړے دے او بیا چه دوئ کومه خبره اوکړه چه ایکسیئن نه واخله تر چیف پورے دوئ سره ئے 'کمټمنټ' کړے وو او بیا هغوی دا دغه کړے وو چه یره تا له به ټرانسفارمر لاړ شی، ټرانسفارمر خلقو ته لاړ، خو داسے دغه باندے Politically دا هغوی کوشش کړے دے چه دے Damage شی او دا کمیټئ ته که حواله کړئ نو هم زمونږ پرے اعتراض نشته خو ښه خبره به دا وی چه زهٔ به چیف سره خبره اوکړم او د هغے ایس ډی او خلاف که هغه غیر قانونی کارروائی کړے وی نو د هغه خلاف ایکشن واخلی۔ زهٔ دوئ ته ریکویسټ کومه چه زور پرے نه اچوی، زهٔ هغه سره خبره اوکړم، که تاسو هم راسره لاړلئ خبره به یو ځائے اوکړو۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی ترند صاحب۔

<u>جناب تاج محمد خان ترند</u>: جناب سپیکر، دا دے منسټر صاحب ته ګزارش کوم کمیټئ ته د حواله شی جی، نو هغه ایس ډی او به راواوغواړو، ما سره ئے ډیر زیاتے کړے دے۔

<u>جناب سپیکر</u>: هغوی خو وائی چه زما پرے اعتراض نشته کنه که کمیټئ ته ځی۔ ته څه وایئے ؟

جناب تاج محمد خان ترند: کمیټئ ته ئے اولیږئ۔

جناب سپیکر: ته وایئے چه کمیټئ ته لاړ شی۔ Is it desire of the House that the privilege motion moved by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee.

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Item No. 7, 'Call Attention Notice' Syed Qalb-e-Hassan, honourable MPA and Musarrat Shafi Bibi, to please moved their joint call attention notice No. 374. First, Syed Qalb-e-Hassan Sahib.

سید قلب حسن: شکریہ، جناب سپیکر۔ معمول کی کارروائی روک کر آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ کوہاٹ ضلع میں 2003 کو ایف ای ایف اکیڈمی کے قیام کی منظوری ہوئی تھی جس کے بعد وہاں ایک خطیر رقم سے اکیڈمی بلڈنگ بنائی گئی لیکن ایک سازش کے تحت اکیڈمی سٹاف یہ بڑا منصوبہ پشاور منتقل کرنا چاہتا ہے جو کہ اہلیاں کوہاٹ کے ساتھ بھی ناانصافی ہے اور ہماری بھی توہین ہو رہی ہے، لہذا مجھے اس مسئلہ پر بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

مسرت شفیع او کړی که زهٔ پرے خپل 'کمنټس' -----

جناب سپیکر: او او د ریږه چه هغه هم اووائی جی۔ مسرت شفیع بی بی، پلیز۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: شکریہ۔ سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ ایک ایسے مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتی ہوں کہ ضلع کوہاٹ میں 2003 میں ایف ای ایف اکیڈمی کا قیام عمل میں لایا گیا تھا جس کے بعد اس پر ایک خاصی رقم بھی خرچ کی گئی اور اس اکیڈمی کی بلڈنگ بھی بنائی گئی لیکن حال ہی میں باقاعدہ ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت اس اکیڈمی کو پشاور شفٹ کیا جا رہا ہے اور یہ بہانہ بنایا جا رہا ہے کہ تین مہینے کا وہاں پر کورس ہے اور ہم وہ کورس وہاں 'کمپلیٹ' کرانا چاہتے ہیں اور لاء اینڈ آرڈر کی سیچویشن ہے حالانکہ ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ ہمارے کوہاٹ کے عوام کے ساتھ ناانصافی ہے اور یہ اتنا اہم مسئلہ ہے کہ ایف ای ایف اکیڈمی میں ہمارا زیادہ تر فیمیل سٹاف ہے اور ان کیلئے کوہاٹ سے پشاور آنا بہت مشکل ہے اور چونکہ وہاں پر کروڑوں روپے مالیت کی ہماری اکیڈمی بن چکی ہے اور اس میں صرف اور صرف ایک

چھوٹا سا مسئلہ ہے وہاں پانی اور ٹرانسفارمر کا، تو وہ اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے کہ اس کیلئے آپ ایک اتنے بڑے ادارے کو اٹھا کر یہاں لے آئیں، تو ہماری یہ ریکویسٹ ہے کہ اس مسئلے کو جلد سے جلد حل کیا جائے اور اس کو اپنی جگہ پر برقرار رکھا جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ، بی بی۔ قلب حسن صاحب۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر، اس اکیڈمی پر تقریباً چھ کروڑ روپیہ حکومت کا خرچہ ہوا ہے اور اس کیلئے جو زمین کے ڈی اے اتھارٹی نے دی ہے، وہ سب سے مہنگی زمین ہے۔

جناب سپیکر: او دا څه شے دے جی، دا څه وی؟

سید قلب حسن: یہ سر، ایف ای ایف اکیڈمی اسلئے بنائی گئی ہے کہ ٹیچروں کو، لیکچررز کو اس میں ٹریننگ دی جائے۔

جناب سپیکر: تریننگ دے؟

سید قلب حسن: جی سر، اور اس میں ایک ڈائریکٹر ہے ڈاکٹر مجیب، یہ اسی کی پلاننگ ہے۔ ہمارے صوبے کا مسئلہ یہ ہے کہ کچھ افسران اپنی منشا کے مطابق اپنی آسائش کیلئے وہ ڈیپارٹمنٹ ایک جگہ سے دوسری جگہ شفٹ کر رہے ہیں اور اس ڈائریکٹر کی، جب یہ بلڈنگ بن رہی تھی، اس وقت بھی یہی پلاننگ تھی کہ یہ بلڈنگ کوہاٹ میں نہ بنے اور اب انہوں نے لاء اینڈ آرڈر کا بہانہ بنایا ہوا ہے اور میرے خیال میں منسٹر جو قاضی صاحب ہیں، ان کو بھی انہوں نے اعتماد میں نہیں لیا اور یہاں پر سی ڈی اے میں جو انہوں نے بلڈنگ کرائے پر لی ہے، اس کا کرایہ ایک لاکھ اسی ہزار روپے ہے، تو جب ایک بلڈنگ وہاں پر ہے کوہاٹ میں، یہ کوئی سیر و تفریح کیلئے انہوں نے یہ بلڈنگ نہیں بنائی۔ یہ جو لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ بتا رہے ہیں، تو وہاں پر تو آئی ایس ایس بی بھی ہے، وہاں پر پی اے ایف 'بیس' بھی ہے، وہاں پر KUST بھی ہے، وہاں پر میڈیکل کالج بھی ہے، تو پھر کل یہ کہیں گے کہ ان کو بھی ہم شفٹ کرتے ہیں پشاور، تو میری گزارش یہ ہے سر، منسٹر صاحب سے اور آپ سے کہ اس کیس کو آپ کمیٹی کو دیں تاکہ ڈیٹیل سے وہاں پر اس کی انکوائری ہو کہ کیوں کوہاٹ سے پشاور یہ بلڈنگ ٹرانسفر ہو رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، منسٹر ہائر ایجوکیشن، یہ آپ کے ساتھ ہے جی؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): جی۔

جناب سپیکر: جی بسم اللہ۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی سر۔ اس طرح ہے سپیکر صاحب، کہ میں نے ایم ڈی فرنٹیئر ایجوکیشن فاؤنڈیشن سے بات کی ہے، بنیادی طور پر پہلے تو یہ تھا کہ ہمارے جو ہائر ایجوکیشن کے کالج سیکٹر کی جتنی بھی ٹیچنگ فیکلٹیز تھیں، ان کو پبلک سروس کمیشن سے ہم لیتے تھے اور ڈائریکٹ کلاس میں بھیج دیتے تھے اور وہاں پر وہ پڑھانا شروع کر دیتے تھے لیکن پھر یہ فیصلہ کیا گیا کہ سکولز کی طرح اب ہمیں اپنی فیکلٹی کو بھی Pre-servic training دینی چاہیئے۔ پھر In-service training دیتے تھے، اب ساتھ ساتھ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ان کو پروموشن کیلئے بھی ضروری ہو گا کہ وہ اپنی ٹریننگ حاصل کریں اور اسکے بعد ان کو پروموشن کیلئے Consider کیا جائے۔ اب پرابلم یہ تھا سر، افسوس ہے کہ جہاں پر کوہاٹ میں اکیڈمی ہے، حالات کچھ عرصہ اتنے اچھے نہیں تھے کہ ہمارے Resource persons وہاں پر جاکر ان کی ٹریننگ کرواتے تو اسلئے یہ سوچا گیا کیونکہ گرمیوں میں ویسے بھی ایبٹ آباد میں ٹریننگ ہوتی تھی، سردیوں میں یہاں پر پشاور یونیورسٹی کا 'پیوٹا' ہال ہے جی ، ہم وہاں پر کرواتے تھے۔ چونکہ Requirement بڑھتی جارہی ہے، یہ جو پروموشن کیلئے ہم نے فیصہ کیا ہے ٹریننگ کا، تو یہ ہم نے ایک جگہ لی کہ جہاں پر Temporarily اپنی اکیڈمی کو ہم شفٹ کریں گے لیکن میرے بھائی اور میری بہن نے اس پر اظہار کیا ہے، تو اگر کمیٹی کو جاتا ہے، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، جس کو ڈیٹیل میں وہاں پر اگر ڈسکس کرتے ہیں تو ہم اس کی سپورٹ کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Call Attention Notice, moved by the honourable Members, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Call Attention Notice is referred to the concerned Committee. 'Resolutions': Item No. 10.

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, item No. 8 & 9.

جناب سپیکر: هاں، تهٔ څه کوے یار، تا باندے څه چل دے ؟ آئٹم نمبر 8 اینډ 9، عبدالاکبر خان سره مے په جھگړا اچوے ؟

صوبائی اسمبلی کے قواعد، انضباط وطریقہ کار مجریہ 1988 میں ترمیم

Mr. Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan, to please move for leave of the House to introduce amendments in the Provincial Assembly

Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Abdul Akbar Khan.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you. Mr. Speaker, I beg to ask for leave to move amendments in the Provincial Assembly Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

میں Leave مانگتا ہوں ہاؤس سے، اگر یہ، بہت معمولی 'امنڈمنٹ' ہے، یہ 'خیبر پختونخوا' کا لفظ ہم اس میں ڈال رہے ہیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that leave may be granted to the honourable Member to introduce amendment in the Provincial Assembly Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the leave is granted.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، چونکہ آپ کے ایجنڈے میں تو یہ ہے کہ یہ کمیٹی کے پاس جائے لیکن جناب سپیکر، میری درخواست ہوگی کہ یہ بہت Simple amendment ہے تو اگر اس کو ابھی Lay کر اس کو Dispose of کیا جائے تو پھر دوبارہ اس کو لانے کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔ یہ اب 'خیبر پختونخوا' لفظ، 'خیبر پختونخوا' په رولز کښے-----

جناب سپیکر: خه تهیک شوه جی۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, I beg to move that rule 248 of the Provincial Assembly Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, may be suspended under rule 240 and this August House may adopt the amendment in Rules, without reference to the Committee on Procedure and Conduct of Business.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 248 may be suspended under rule 240 to allow the House to adopt the amendment, moved by the honourable Member, in the Procedure and Conduct of Business Rules, without reference to the Committee on Procedure and Conduct of Business Rules,1988? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment, moved by the honourable Member, stands part of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ہں جی۔

وزیر قانون: دا 1988 کښے خو لکه دا خیبر پختونخوا نه ووکنه جی، نو یا خو چه ورسره بیا دا هم سرے بدل کړی، د 1988 په ځائے بیا 2010 شی۔

جناب سپیکر: 2010 پکار دے ؟

وزیر قانون: بیا دا سے پکار دے چه دا به بیا صحیح وی، Otherwise، 1988 کښے خو خیبرپختونخوا نه وو۔

جناب سپیکر: هغے کښے ئے 'امنډمنټ' راوستو کنه جی۔ دا عبدالاکبر خان، څه شے دے ؟

جناب عبدالاکبر خان: بات سر، یہ ہے کہ 1988 سے رولز چلے آ رہے ہیں، ہم نے نئے رولز تو بنائے نہیں ہیں، یا تو پھر نئے رولز بنا کر ان کو ختم کر کے پھر یہ 2010 کے ہونگے، فی الحال تو وہ 1988 کے چل رہے ہیں نا سر۔

جناب سپیکر: اچھا، اچھا، یہ فی الحال رولز وہی چل رہے ہیں۔

قراردادیں

Mr. Speaker: 'Resolutions': Ji Bibi; Nighat Bibi. Nighat Yasmin Orakzai Bibi and Munawer Sultana, to please move.؟ منور سلطانہ بی بی ہے

محترمہ منور سلطانہ: ډیره مننه، ډیره مننه، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ښه جی، تاسو خپل دا ریزولیوشن جی 'موو' کړئ جی۔

محترمہ منور سلطانہ: چونکہ صوبہ بھر میں خواتین کیلئے فنی تعلیم کی سہولیات کی کمی شدت سے محسوس کی جا رہی ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ صوبہ بھر میں خواتین کو فنی تعلیم کی سہولیات فراہم کرنے کیلئے اقدامات کیے جائیں۔

جناب سپیکر صاحب، د نن جینئ د هلکانو نه زیاته با اعتماده او خود مختاره ده او ډیر زیاته محنتی او Responsible ده، نو چه څنګه هلکانو د پاره

انسٹی ٹیوٹس جوړ شوی دی، دغسے د د جینکو د پاره هم جوړ کړے شی۔ ٹیکنیکل ایجوکیشن جی د جینکو د پاره هم دومره ضروری دے څومره چه د هلکانو د پاره دے۔

Mr. Speaker: Ji, Minister for Technical Education.

جناب محمود زیب خان(وزیر معدنیات وفنی تعلیم): جی، مونږه خو غواړو چه جوړ کړو خو د فنانس والا خبره ده جی، نو د فنانس نه تپوس اوکړئ جی، بالکل زمونږ پرے اعتراض نشته چه څومره جوړوی، جوړ د کړی۔

جناب سپیکر: بنه د ډیپارٹمنټ پرے اعتراض نشته؟

وزیر معدنیات وفنی تعلیم: او، فنانس ته جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: خو خبره د حساب ده۔ (قہقہہ)

وزیر معدنیات وفنی تعلیم: خبره د حساب ده جی۔

جناب سپیکر: دا به څوک؟ لاء منسٹر، هاں ریزولیوشن دے نو جی۔

وزیر قانون: مونږ ته پرے اعتراض نشته۔ مونږ ته پرے اعتراض نشته جی، بس پاس د کړی۔

جناب سپیکر: بی بی! اعتراض نشته، خیر دے بس تاسو کښینئ، دواړو وزیرانو صاحبانو اومنله۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously. تاسو بنه شوئ جی۔ بی بی! ټکره شوئ، لږ لږ دغه مو شروع کړو Now Habib-ur-Rehman Tanoli Sahib, to please move his resolution No. 381.

الحاج حبیب الرحمن تنولی: شکریہ، جناب سپیکر۔ قرارداد چونکہ میں نے ذرا پہلے جمع کرائی تھی، اس کو پڑھنے سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے 17 جولائی کو ایبٹ آباد میں ایکسپریس وے پر ایک میٹنگ کال کی جس میں دو فیڈرل منسٹرز، ہمارے سارے نمائندے Elected اور اتھارٹیز کو بلایا گیا

اور اس پہ کافی پیشرفت ہوئی۔ یہ طے ہوا تھا کہ برہان سے حویلیاں تک کوئی Dispute نہیں ہے، اس پر فی الفور کام شروع کیا جائے گا تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! دا جواب بہ تاسو لږ ورکوئ، دا جواب بہ بیا تاسو۔

الحاج حبیب الرحمن تنولی: قرارداد پڑھتا ہوں جی۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ مخکښے تاسو۔۔۔۔۔

الحاج حبیب الرحمن تنولی: کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ایکسپریس وے جو کہ ہزارہ کیلئے وفاقی حکومت کا ایک بڑا منصوبہ ہے، پر فی الفور کام شروع کیا جائے تاکہ بڑھتے ہوئے ٹریفک وحادثات کو قابو میں لایا جاسکے۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: دا آئٹم نمبر 9 پاتے شو، تاسو قراردادونو تہ لاړئ، آئٹم نمبر 9 باندے خبرہ اونہ شوہ۔

جناب سپیکر: پہ هغے دا رول 'سسپنډ' شو کنہ۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نہ دا آئٹم نمبر 9 چہ دے کنہ، هغه "جناب عبدالاکبر خان، ایم پی اے تحریک پیش کریں گے کہ قواعد میں ترامیم کا مسودہ متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے"، دا خو تاسو لا نہ دے Put up کړے۔

جناب سپیکر: دا رول 'سسپنډ' شو کنہ، دغه اوشو کنہ، هاؤس اجازت ورکړو کنہ۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نہ جی، دا خو مونږ، ګورئ جی مونږ خو هغه پختونخوا والا ورکړے دے، مونږ خو دے باندے نہ دے ورکړے اجازت۔

جناب سپیکر: نہ تاسو، هاؤس پخپلہ اجازت ورکړو جی، ټولو Unanimous اجازت۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نہ جی، هغه تاسو تہ عرض کوم چہ مونږ تہ تاسو چہ خبرہ اوکړہ، دا چہ د پختونخوا نوم تاسو نمبر 8 باندے کړے دے، 9 باندے اجازت نہ دے شوے جی، 8 باندے مونږ خبرہ اوکړہ، تاسو حکم اوکړو، مونږ 8 باندے وئیل

چه او مونږ منو او په 9 باندے چه تپوس اوکړئ هاؤس نه، په 9 خو لا نه دے شوے جی۔

جناب سپیکر: دا خو جوائنټ 'امنډمنټ' وو کنه جی۔

سینیئر وزیر(بلدیات): نه جی نه، جوائنټ نه وو کنه، دا خو 8 نمبر بیل آئټم دے او 9 نمبر بیل دے جی، او مونږ 8 نمبر باندے امنډمنټس منلی دی۔

جناب سپیکر: اوس خو هغه ګاډے مخکښے لاړو۔

سینیئر وزیر(بلدیات): نه، هغه تاسو تپوس جی، بالکل تپوس اوکړئ جی، او شته دا تاسو 8 نمبر چه دے کنه جی، دا مونږ دغه کړے وو چه دا 'سسپنډ' شو، دا د پاس شی او دا بل چه دے، دا 9 خو مونږ نه دے کړے جی۔ تاسو د هاؤس نه تپوس اوکړئ، دا 9 خو-----

جناب سپیکر: نه، ما خو ټولو نه ډیټیل کښے تپوس اوکړو چه تاسو-----

سینیئر وزیر(بلدیات): دا مونږ جی، زۀ به معافی غواړم چه دا-----

(قطع کلامی)

سینیئر وزیر(بلدیات): نه، نه، داسے دے چه مونږ دا صرف 8 نمبر والا چه دے-----

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! تۀ موشن Read out کړه چه تا څه وئیلی دی؟

سینیئر وزیر(بلدیات): هم دا 8 نمبر والا دے جی۔

جناب عبدالاکبر خان: ما خو جی دا موشن Read out کړے ووچه "I beg to move that rule 248 of the Provincial Assembly Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, may be suspended under rule 240 and this august House may adopt the amendment in the Rules without reference to the Committee on Procedure and Conduct of Business Rules".

سینیئر وزیر(بلدیات): نه، نه، هغه امنډمنټ، ګورئ خبره دا ده چه هغه تاسو 8 نمبر وایئ چه امنډمنټ دے، تاسو دا مه وایئ چه صرف د 'پختونخوا' نوم-----

جناب سپیکر: Nor cross talk، دیخوا جی دیخوا، چیئر ته به کوئ۔

سینیئر وزیر(بلدیات): دا دوئ چه کوم وخت خبره اوکړه-----

Mr. Speaker: No cross talk.

سینیئر وزیر (بلدیات): دا خبره اوکړه چه دا رولز چه دی، دا مونږه این ډبلیو ایف په ځائے د پختونخوا نوم، نو هغے باندے خو زمونږه اعتراض نشته، ټهیک دے خو دا کوم دا اتم چه دے کنه جی، دا نهم، نهم چه دے، دے باندے خو پکار دا ده چه دا کمیټئ ته لاړ شی، دا خو مونږ دا سے نه منو جی چه دا سے دا پاس شی۔ دے باندے تاسو بیا هاؤس نه تپوس اوکړئ، I am sorry for that۔

جناب سپیکر: نه، تاسو خو پخپله پاس کړو جی، نو ما خو۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): یره جی مونږ، دا جی دوئ خو مونږ ته نه دی وئیلے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، دا موشن وو، دا موشن ما Read out کړو۔

جناب سپیکر: هں؟

جناب عبدالاکبر خان: دا موشن ما Read out کړو، تاسو هاؤس ته Put کړو۔

جناب سپیکر: او جی۔

جناب عبدالاکبر خان: د 'سسپنشن' د پاره۔

جناب سپیکر: جی، ثاقب خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، زما Suggestion دا دے جی چه په دے خو تاسو ووټنګ اوکړو، بحث پرے که تاسو دغه وی نو اوس د اجازت ورکړی، د رول 'سسپنشن' د اوکړی، دا 'امنډمنټ' به ورکښے عبدالاکبر خان صاحب بیا Read out کړی، دا به ترے اخوا ته کړی جی۔

جناب سپیکر: نه، دومره په سیکنډونو کښے به بیا څنګه Repeat کوئ؟ دا یو پراسس، تاسو ولے خیال نه کوئ؟

(شور)

سینیئر وزیر (بلدیات): دوئ مونږ ته دا اوئیل او مینځ کښے دوئ بل شے پکښے پاس کوی نو مونږ دا۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: دا خو هغه بله ورځ هم په ایجنډا باندې تقسیم شوې دې ، پرون د دې ورځ وه، د زیارت ورځ پرون وه، هغه 'سسپنډ' شوله، نن بیا په ایجنډا باندې تقسیم شوې دې۔

سینئر وزیر (بلدیات): دې عبدالاکبر خان چه دې کنه، ما سره اوس خبره اوکړه، خدائے شاهد دې چه ما نه دې لوستے ، زۀ نه یم خبر چه ما کړې دې ، نو دا اوس داسے خبره هسے ناجائزه کوی۔ زۀ دا ریکویسټ کوم چه تاسو هاؤس نه تپوس اوکړئ چه دا نهم والا چه دې ، دا د کمیټئ ته حواله شی او کمیټئ کښې د ډسکس شی۔

جناب سپیکر: دیخوا چیئر ته جی، چیئر ته یو ، یو ، One by one۔

سینئر وزیر (بلدیات): زۀ تاسو ته دا ریکویسټ کوم۔۔۔۔

Mr. Speaker: One by one. Ji.

سینئر وزیر (بلدیات): زۀ تاسو ته دا ریکویسټ کوم چه هاؤس نه د تپوس اوکړې شی او دا چه کوم 9 نمبر دې ، هغه د کمیټئ ته حواله شی۔ هغلته د کښینی، ډسکس د هم شی، چه کمیټی بیشکه اومنی نو مونږ ته اعتراض نشته خو زۀ دا ریکویسټ کوم چه هاؤس نه د تپوس اوشی۔ مونږ ته عبدالاکبر خان صرف رولز، دا۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه جی، زما د طرف نه هیڅ دغه نشته خو چه دا Legal status څه دې ، دې وخت کښې تاسو څه وایئ جی؟

سینئر وزیر (بلدیات): داسے جی دا رولز دی کنه، زۀ عرض کوم، زۀ عرض کوم، دا رولز چه دی کنه، هم دې اسمبلئ جوړ کړی دی او اسمبلی چه خپل رولز کښے ، بیا تاسو ته ریکویسټ کوؤ چه هاؤس نه د تپوس اوشی دا رولز خو اسمبلئ، مونږ جوړ کړی دی کنه جی او دا رولز چه دی، مونږه دا وایو چه دا رولز زمونږ داسے دی۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، جناب سپیکر، اگر ان کو اعتراض ہے اس کی 'امنڈمنٹ' پر، مثال کے طور پر، تو اس کیلئے جو کمیٹی ہے، وہ تو خود اس کا نوٹس لے کر کل میٹنگ کر کے اس کو ڈراپ کر لے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نہیں، کیونکہ یہ بات نہیں تھی، میں ریکویسٹ کرتا ہوں، ہمیں اعتراض ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ہاؤس سے پوچھ لیں۔

جناب عبدالاکبر خان: پھر بھی وہی کمیٹی فیصلہ کرے گی۔

سینئر وزیر (بلدیات): وہی کمیٹی فیصلہ کرے گی، اس میں ہمارے بندے بیٹھے ہوں گے، ہم ڈسکس کریں گے کہ یہ بات کیسی ہے؟ سپیکر صاحب! کمیټۍ ته تۀ ریکویسټ اوکړه۔

جناب سپیکر: پخپله هم اغستے شی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نه څنګه پخپله اغستے شی؟ دا مونږ ریکویسټ کوؤ، تاسو جی هاؤس نه تپوس اوکړئ۔ زما دا ریکویسټ دے چه دا د کمیټۍ ته حواله شی، هغلته د خبره اوشی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی اسرار الله خان، لږ وخت بچ کوؤ، بزنس ډیر دے جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: اس میں سر، اگر آپ دیکھیں Arrangement of business----

جناب سپیکر: کونسا؟

Mr. Israr Ullah Khan Gandapur: Arrangement of business-----

(قطع کلامی)

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں سر، نہیں سر، میں مخالفت نہیں کرتا۔ اگر مجھے سن لیں، میں سر، یہ کہتا ہوں کہ Arrangement of business جو رول 23 کے نیچے ہے، ایجنڈا پر سر، جب آپ آتے ہیں، سات، آٹھ، نو، اس ترتیب سے آتے ہیں، اگر آپ دسویں پر چلے گئے ہیں اور اب آپ دوبارہ نویں پر آئیں گے سر، تو پھر آپ کو اس رول کو بھی 'سسپنڈ' کرنا پڑے گا، میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ مطلب ہے یہ ہماری مرضی اب نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اب دوبارہ ووٹ کو Put کریں۔ ووٹ بھی ہو گیا اور آپ نئے آئٹم پر آ گئے، آپ نئے آئٹم پر آ گئے تو Arrangement of business کے نیچے آپ کو اس رول کو بھی 'سسپنڈ' کرنا پڑے گا، مطلب ہے ایجنڈا آپ کو 'سسپنڈ' کر کے دوبارہ آگے آنا پڑے گا۔

سینیئر وزیر (بلدیات): بالکل، میں ریکویسٹ کرتا ہوں، آپ نے جو 'امنڈمنٹ' اور جس رول کا آپ نے حوالہ دیا، میں ریکویسٹ کرتا ہوں سپیکر صاحب، کہ وہ ہاؤس سے پوچھ لیں کہ اس کو لائیں؟ اور ہمیں جو کہا گیا، ہاؤس سارا گواہ ہے، یہ کہا گیا ہے کہ ہم صرف رولز میں 'پختونخوا' کا نام لگانا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب۔ اودریږئ، د دوئ Opinion لږ واخلو، د لاء منسٹر صاحب Opinion به واخلو جی۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): داسے ده جی چه عبدالاکبر خان صاحب خو اول موشن Read out کړو خو بیا په موشن کښے چه کوم 'امنډمنټ' دوئ پیش کړے وو او تش د خیبر پختونخوا حده پورے د نوم د پاره دوئ کړے دے، نو Written خو دلته دے سره دا نور څیزونه دی خو دا دوئ Read out کړی نه دی، لهذا چه کوم ووټ شوے دے، هغے کښے به صرف د خیبر پختونخوا د نوم تبدیلی راځی، نور هیڅ قسمه 'چینجز' به نه راځی، تاسو خپل ریکارډ چیک کړئ او دا زما View ده جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں نے کہا، میں نہیں سمجھتا کہ خواہ مخواہ ایک ایشو بنا دیا گیا۔ جناب سپیکر، یہ رولز میں جو 'امنڈمنٹس' ہوتی ہیں، اس کیلئے اس ہاؤس کی ایک کمیٹی ہے جس کو ڈپٹی سپیکر صاحب Lead کر رہے ہیں، اس کمیٹی کے چیئرمین نہیں ہیں، وہ اس کے چیئرمین ہیں۔ اب کوئی کہتا ہے کہ ہم نے دیکھے نہیں ہیں، یہ تو چار دن سے متواتر ایجنڈا تقسیم ہوتا رہا ہے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، میری بات سنیں، چار دن سے یہ ایجنڈا ہر روز جو ہے نا، دوسرے دن کیلئے ڈیفر ہو جاتا ہے، آج 'پرائیویٹ ممبرز ڈے' نہیں تھا، 'پرائیویٹ ممبرز ڈے' کل تھا اور کل کا جو ایجنڈا آیا، آپ نے سیلاب کی وجہ سے وہ ایجنڈا ڈیفر کر کے جمعہ کو کر دیا جناب سپیکر، تو یہ اگر ایجنڈے میں شامل نہیں ہے تو پھر یہ ہوا کیسے؟

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ ہمارے عبدالاکبر خان صاحب بڑے پرانے پارلیمنٹرین ہیں، انہوں نے ہمیں یہ کہا ہے، فلور آف دی ہاؤس پہ کہا ہے، سب انہوں نے سنا ہے کہ میں صرف لوکل گورنمنٹ میں این ڈبلیو ایف پی کی جگہ پر پختونخوا کا نام، اب انہوں نے بیچ میں یہ اور جو 'امنڈمنٹ' لکھی ہوئی ہے تو میری ریکویسٹ ہے کہ ان سے یہ مہربانی کر کے خود کہہ دیں کہ اس کو بھی کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: اودریږئ جی، لږ لاء منسٹر صاحب نه کلیئر کومه جی۔ لاء منسٹر صاحب! دا نوټس چه کوم دے، دیکښے خو دا دواړه امنډمنټس دی، یو نه دے؟

Minister for Law: He didn't read it out.

جناب سپیکر: اوس Legal status څه دے جی، څه اوکړو؟-----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: تاسو پریږدئ کنه جی، هغوی ته ئے پریږدئ۔

وزیر قانون: دا جی هاؤس ته چه کوم امنډمنټ Put شوے دے کنه، ټهیک ده In writing خو دا دے، ټهیک شوه خو چه کوم امنډمنټ دوئ Read out کړو، هغه به Consider کیږی، چه کوم دوئ Read out نه کړو، هغه به نه Consider کیږی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، ما خو موشن Read out کړے دے، ما خو امنډمنټ نه دے Read out کړے۔ ما خو موشن Read out کړے دے، Suspension of rule، ما خو-----

جناب سپیکر: دۀ خو موشن Read out کړو جی۔

جناب عبدالاکبر خان: ما خو لا امنډمنټ نه دے Read out کړے، ما خو موشن Read out کړے دے، Suspension of rule ما Read out کړے دے۔

جناب سپیکر: او۔کے جی، تاسو ئے دوئ ته پریږدوئ، لاء منسټر صاحب ته ئے پریږدوئ جی۔

وزیر قانون: نه جی پورا موشن خو دا سے نه شی Accept کیدے۔ امنډمنټ د پاره خو به دے پورا موشن Read out کوی او پکښے امنډمنټ به Read out کوی، دا سے صرف چه یره دا موشن زما Accept کړئ، دا غلط طریقه کار دے جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی ثاقب الله خان، 'لیګل سټینډنګ' اوس څه دے جی؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ دا اوس امنډمنټ پاس شوے دے جی، اوس دیکښے خبره دا ده، هاؤس هم او عبدالاکبر خان صاحب هم دا خبره کوی چه کوم دا 'پروویژن' دے، مونږه پرے خبره نه کوؤ۔ سر، تاسو رول 77 ریلکس کړئ جی چه کوم د نوټس د پاره وی نو دا امنډمنټ اوس په

دے ساعت دے هاؤس نه تپوس اوکړئ جی او دا شے به ترے نه اوکاړو، دا 'پرروېژن' به ترے Delete کړو۔ دا امنډمنټ چه پاس شوے دے، هغے کښے Delete کیږی، رول 77 تاسو ریلکس کړئ۔ دغه کیږی سر، خو یو امنډمنټ اوس که تاسو وایئ او که نه وایئ، I don't think that is a problem، رول 77 دے، نوټس ورکول دی جی، نوټس نه پس به هغه اسمبلئ ته راځی، هغه د هاؤس نه تپوس اوکړئ چه هغه سسپنډ شی جی نو دا چه کوم عبدالاکبر خان صاحب هم وائی چه ما نه دے کړے، هغه د سرے Delete کړی جی۔ هغه امنډمنټ د بل راولی او بل دغه باندے د اوشی جی۔

جناب عبدالاکبر خان: سر! میں نے موشن Read out کی ہے، میں نے امنڈمنٹ Read out نہیں کی ہے، تو اس کے ساتھ پر لگے ہوئے ہیں، یہ تو چار دن سے متواتر ایجنڈے میں شامل ہے۔

سینئیر وزیر (بلدیات): دا څه وائی، دا خپل ځائے دے؟ زهٔ دا ریکویسټ کوم چه دا رول چه اسرارالله ګنډا پور صاحب وئیلے دے نو دا د د 240 لاندے 'سسپنډ' کړے شی او مونږ ته، هاؤس ته د بیا Put شی او که هاؤس ئے منظور کړی، په سر سترګو او که نه ئے منظوروی، دا د کمیټئ ته حواله شی او کمیټی د فیصله اوکړی میټنګ کښے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، رول 77، څنګه چه زما ورور ثاقب خان اووئیل، رول 77 دلته نه Apply کیږی۔ 77 خو هغه رول دے چه زهٔ لیجسلیشن کومه او د پندره ورځے نوټس خبره ده، هغه دے باندے نه Apply کیږی، د دے خو درے میاشتے شوے دی چه دا امنډمنټ درغلے دے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): سپیکر صاحب، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، جی۔ جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سرا تاسو دا خپله ایجنډا اوګورئ، آئټم نمبر 8 اینډ 9، دیکښے هسے یو کنفیوژن Create شو، Actually داسے څه خبره نشته۔ دیکښے دا تاسو عبدالاکبر خان ته اووئیل چه "Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move for the leave of the House to introduce amendment in the Provincial Assembly Procedure and Conduct of Business Rules, 1988" نو دهٔ څه اووئیل؟ "The motion before the

House is that leave may be granted to the honourable Member to introduce amendment in the Provincial Assembly Procedure and Conduct of Business Rules, 1988? Those who are" ،دا اوشو، 'Yes'

پرے نعرے کړے شو، بیا "Now Mr. Abdul Akbar Khan, MPA to please introduce before the House the amendment in the Provincial Assembly Procedure and Conduct of Business Rules"-----

جناب سپیکر: نه، دا ما او نه وئیل، دا مے او نه وئیل۔ مونږه هغه بیا ریکویسټ اوکړو-----

جناب عبدالاکبر خان: نہ، نہ، That is wrong، میں نے اس طرح نہیں کہا، سر۔ میں نے پہلے آپ سے اجازت-----

جناب سپیکر: اودریږه چه دا ډپټی سپیکر صاحب واورو-----

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): یو، یو منټ صبر اوکړه کنه جی۔

جناب سپیکر: اودریږه چه ډپټی سپیکر صاحب واورو جی، بیا به تاسو۔جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): بیا، بیا جی تاسو په دے باندے، Now Mr. Abdul Akbar Khan, to please move that the proposed amendment, proposed amendment، چه کوم مطلب دا دےآٹهم نمبر 8 اینډ 9، The proposed amendment may be referred to the concerned Committee.

جناب سپیکر: دا مو او نه وئیل کنه۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): دا شوے دے جی۔

جناب سپیکر: نه، دا ما او نه وئیل۔

جناب عبدالاکبر خان: نه، نه، دا نه دے Carry شوے، دا نه دے Carry شوے، ما 'امنډمنټ'-----

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): بیا، بیا څه اوشو؟

جناب عبدالاکبر خان: نه، نه، ما جی-----

جناب سپیکر: هغه ریکویسټ اوکړو۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): بیا دا ټول 'پروسیډنګ' غلط روان دے۔

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب، خوشدل خان صاحب، هغوی ریکویسټ اوکړو د دغه سسپنډ کولو د پاره، Reference to-----

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): دا سے ده جی، یو سیکنډ۔

جناب سپیکر: او د ریږئ جی، دا لږ Legal matter دے، چه څه وی دغسے به کوؤ۔

وزیر اطلاعات: عبدالاکبر خان مونږ له راغلو پخپله چه زهٔ خو خبر نه ووم، ما له خو ئے کاغذ لیکلے راوړلو، زهٔ دا دومره پارلیمنټری دوه ژبے وئیل، دوه خلق جنګول، دا په دے طریقه نه کیږی چه یوه خبره، بله خبره کوی، سیدها ساده خبره ده جی چه دا منظور نه دے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! مونږ په فلور آف دی هاؤس دا وایو چه ما ته راغلو او ما ته وائی چه صرف دا یو نوم د پاره مونږ 'امنډمنټ' کوؤ، مونږ نور نه کوؤ او دوئ نور پکښے راوستی دی، مونږ دا ریکویسټ کوؤ۔

جناب سپیکر: بس، بس چھوڑ دیں مجھے، میں نے جو بھی کیا۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی ثاقب خان! څه وایئ؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: زهٔ دیکښے جی، دا مسئله ترے جوړیږی لګیا ده، هلته زمونږه عبدالاکبر خان صاحب وائی چه ما دیکښے دا 'پروویژن'، زما امنډمنټ کښے مقصد نه وو جی، دلته هغه هم کوی جی نو زهٔ وایم سر، چه دا پرابلم کمیټۍ ته که تاسو ریفر کوئ هم، به ټائم پرے لګی نو ښه دا ده که تاسو رول 77 سسپنشن-----

(قطع کلامی)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: نه سر، هغے کښے-----

جناب سپیکر: هغه دیکښے Applicable نه دے، رول 77 دیکښے Applicable نه دے جی۔ زهٔ د هاؤس نه تپوس کومه جی۔ بشیر خان! تهٔ کښینه، تاسو کښینئ جی۔

میں تمام اراکین سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ تھوڑا جاگتے رہیں، بار بار پوچھنے سے مجھے بھی اور میڈیا کو بھی، جو ساتھ بیٹھی ہے، Embarrassment ہو رہی ہے، پورے ہاؤس کو۔ میں یہ دوبارہ آپ سے پوچھ رہا ہوں لیکن کھل کر سنیں۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، وہ آئٹم تو چلا گیا، آپ واپس آئٹم پہ آئیں گے تو آپ کو ایجنڈا 'سسپنڈ' کرنا پڑے گا۔

(شور)

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، میرے خیال میں ہاؤس سپریم باڈی ہے، اگر وہ چاہتی ہے تو۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: محمد زمین خان هم پکښې واورئ چه دے څه وائي جي؟

جناب محمد زمین خان: دے هاؤس چه یو Matter یو ځل فیصله کړے دے، د دے قانون او قاعدے تحت چه دا هاؤس مونږه چلوؤ نو دا واپس کیدے نه شي، خو خیر دے که فرض کړه ګورنمنټ غواړي یا دا هاؤس غواړي نو دا بیا پریویلج کمیټي به کښیني، دا فیصله به اوکړي، سبا به کښیني، میټنګ به پرے اوکړو۔ بله ورځ به راشي 'امنډمنټ' به اوکړي، اوس به دا مذاق جوړ شي۔ دا خو د یو قوم فیصله کوي، دا هاؤس چه یوځل یوه فیصله اوشي، فیصله اغستل، دا بیا زما خیال دے ډیر ظلم او زیاتے دے۔

جناب سپیکر: جی۔

سینئر وزیر (بلدیات): دا د استحقاق کمیټۍ خبره نه ده۔ مونږه دا ریکویسټ کوؤ چه دا رول د 'سسپنډ' کړے شي چه کوم تاسو وایئ چه مونږه مخکښې لاړو، دا اتم چه دے عبدالاکبر خان دغه کړو، اتم ورله مونږه اومنلو، نهم چه دے، هغه لا دوئ پیش کړے نه دے او Collectively په یو کښې هغه دوه اوکړل۔ تاسو د هاؤس نه تپوس اوکړئ، زمونږ دا ریکویسټ دے چه 'انډر' رول چه دا اسرارالله ګنډاپور وائي، زۀ د 240 لاندے د سسپنشن ریکویسټ کوم۔ تاسو د هاؤس نه تپوس اوکړئ چه هاؤس هغه 'سسپنډ' کول غواړي نو سسپنډ د کړي او بیا مونږ

ته اجازت راکړئ چه مونږه خبره اوکړو۔ که هاؤس وائی چه نه، نو بس بیا ٹھیک ده۔۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر، دا څه شے دے چه د گورنمنټ پرے اعتراض دے؟ په دے امنډمنټ کښے هغه څه شے دے چه مونږه پاس کړواو اوس ئے زۀ واپس کوم؟

<u>سینئر وزیر(بلدیات):</u> هغه مونږه وئیل چه کمیټئ ته د حواله شی۔۔۔۔

<u>وزیراطلاعات:</u> 'موؤر' پخپله 'کنفیوز' دے۔

<u>Mr. Abdul Akbar Khan:</u> What?

<u>وزیراطلاعات:</u> 'موؤر' پخپله هم نه دے 'کلیئر'۔

<u>سینئر وزیر(بلدیات):</u> ما په فلور آف دی هاؤس دا خبره کوله او چه دے راغلو نو وائی چه زۀ خبر نه یمه۔

(شور)

<u>وزیراطلاعات:</u> ما له سپیکر صاحب لیکلے راکړوځکه چه کوم دے ۔۔۔۔۔

<u>سینئر وزیر(بلدیات):</u> مونږه حلفیه وایو، مونږه په فلور آف دی هاؤس وایو او حلفیه وایو، دوئ ما او میاں صاحب ته راغلو چه زۀ خبر یمه، ما ته خو ئے راکړو، ما پرے دستخط اوکړو۔ ما ورته اووئیل چه ستا پرے دستخط وو؟ وئیل ئے چه زۀ پوهه نه وومه، نو دا دومره وینا خو څه طریقه نه شوه کنه جی۔

(شور)

<u>وزیراطلاعات:</u> مونږ له راغلے دے، مونږه نه یو ورغلی۔

<u>جناب سپیکر:</u> دا دغه پرے ۔۔۔۔۔۔

<u>سینئر وزیر (بلدیات):</u> تاسو د هاؤس نه تپوس اوکړئ جی، 240 لاندے تاسو د هاؤس نه تپوس اوکړئ چه 77 رول د 'سسپنډ' کړے شی او دا د دوباره بیا راشی

(شور/قطع کلامیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> دا هاؤس، ستاسو نه زۀ دا تپوس کومه چه تاسو چه دا کوم Decision خپل واغستو دا به واپس کوئ؟

(شور / قطع کلامیاں)

قواعد میں ترامیم کے مسودے کا متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا جانا

جناب سپیکر: ځه خیر دے بس پریږدئ، مخکښے بزنس ډیر دے چه بیا مخکښے لاړ شو جی۔ Now, Mr Abdul Akbar Khan, to please move that the proposed amendment may be referred to the concerned Committee. Mr. Abdul Akbar Khan.

جناب عبدالاکبر خان: سر، آپ نے پوچھ لیا اور ہاؤس نے Consent دے دی اور آپ نے اس 'امنڈمنٹ'۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو ہاؤس سے اپنی Repeat۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، میرا مطلب یہ ہے کہ Already decision ہو چکا ہے، ہاؤس Decision دے چکا ہے کہ اس کو کمیٹی کے حوالے نہ کیا جائے، آپ بار بار اس کو واپس کر رہے ہیں تو Definitely ہاؤس سے پوچھیں۔

سینئر وزیر (بلدیات): ہاؤس نے واپس کیا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: کیسے واپس کر دیا ہے؟

(شور)

جناب سپیکر: بشیر خان! تاسو کښینئ زهٔ لګیا یمه۔ ګوره۔۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر، لسٹ آف بزنس پہ آٹھ، نو، دس، ہم قرار دادوں تک چلے گئے، آپ ابھی ہمیں دوبارہ لیکر آ رہے ہیں، نو پہ اگر آپ آئیں گے، پہلے 24 کو سسپنڈ کریں گے۔ اگر آپ نہیں کرتے سر، تو آپ رولز کے خلاف جا رہے ہیں۔

سینئر وزیر (بلدیات): یہ ہے کہ رول سسپنشن کا 240 کے تحت ہمیں اختیار حاصل ہے، اس اسمبلی کو کہ وہ 'سسپنڈ' کر لے۔ آپ پوچھ لیں اسمبلی سے، اسمبلی سسپنڈ کرتی ہے رول تو آپ کر لیں گے، اگر نہ ہوئی تو نہ سہی۔ سپیکر صاحب! ریکویسٹ یہ ہے کہ آپ ہاؤس سے پوچھ لیں۔

جناب سپیکر: دا داسے دہ، پرون هم مونږه ایډیشنل ایجنډا مخکښے واغستله او دغه مو وروستو واغستو، زما په خیال دا د چیئر Prerogative دے چه هغه مخکښے وروستو کوی۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: زۂ لگیا یم کنہ جی، تاسو پریږدوئ۔ Now, Mr. Abdul Akbar Khan, to please move that the proposed amendment may be referred to the concerned Committee.

Mr. Abdul Akbar Khan: Under protest, I beg to move that the proposed amendment may be referred to the concerned Committee.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, proposed by the honorable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendments are referred to the concerned Committee.

دا د تنولی صاحب پہ ریزولیوشن باندے مونږہ ووټ اغستے وو کنہ جی۔

قراردادیں

الحاج حبیب الرحمان تنولی: جی ہاں، میں نے قرارداد پڑھ لی تھی، اس کے بعد یہ واقعہ ہوا کہ میں اس کو دوبارہ پڑھتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کی ریزولیوشن کو پکا کر دیا، وہ مزا ہی ختم ہو گیا۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: لیکن میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جناب، کہ -----

جناب سپیکر: جی بسم اللہ، دوبارہ پڑھ لیں۔

جناب حبیب الرحمان تنولی: ایبٹ آباد میں 17 جولائی کو اجلاس بلایا اور اس پہ آپ نے Consent لی، اس کیلئے سارے ہزارے کے جو ایم پی ایز ہیں، کو آپ نے طلب بھی کیا، ہم شکر گزار ہیں۔

جناب سپیکر: یہ ابھی ذرا ان کو Seriously سنیں جی، آپ دوبارہ۔ بشیر بلور صاحب! دا لږ سیریس واورئ جی۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: برہان سے حویلیاں تک پارٹیز نے آپ کو کلیئر کیا تھا کہ یہ کلیئر ہے اور اس پہ ہم جلدی کام شروع کرتے ہیں۔ دوسری بات جو منسٹر صاحبان نے کہی تھی کہ تین دن کے اندر اندر ہم ایبٹ آباد سے، جو آرمی ہے، اس سے این او سی لے لیں گے لیکن وہ معاملہ ذرا کٹائی میں پڑا ہوا ہے۔ آپ سے

گزارش ہوگی کہ اس کو ذراPursue کریں اور یہ جو برہان سے حویلیاں تک کا 'پورشن' ہے،اس کو فی الفور شروع کیا جائے۔ میں قرارداد پڑھتا ہوں جی۔

یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ 'ایکسپریس وے' جو کہ ہزارہ کیلئے وفاقی حکومت کا ایک اہم منصوبہ ہے،اس پر فی الفور کام شروع کیا جائے اور اس بڑھتے ہوئی ٹریفک اور حادثات پر قابو پایا جائے۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: جی، گورنمنٹ۔

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر): اعتراض نشتہ دے۔

جناب سپیکر: هاں جی، اعتراض نشتہ دے۔ جی، بی بی۔

(شور)

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: پہ 'جیو' نیوز باندے Throughout یو خبر چلیدو-----

جناب سپیکر: اودریږه بی بی، دا پروسیجر خو------

Mrs. Shazia Aurangzeb Khan: Mr. Speaker! This is very important thing------

جناب سپیکر: بیا ټوله ورځ ئے تهٔ پیش کوه، بیا وروستو کنه۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر، دا خبرے ما نه وے کړے، پہ 'جیو' باندے باقاعده سکرپټ چلیدو-----

جناب سپیکر: اودریږه، دا بیا وروستو اوکړئ، د دے نه وروستو۔

The motion before the House is that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously . Mrs. Tabasum Shams Katozai, to please move her resolution No. 383.

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: بی بی! آپ طور طریقہ سمجھ لیں۔ ابھی آپکی اور بہنوں کا اور آپ کے بھائیوں کا بزنس چل رہا ہے،اس بزنس کے ختم ہونے کے بعد، بیچ میں آپ ___، Ji, Tabasum Shams Katozai, to

تبسم شمس کا مائیک please move her resolution No. 383. Tabasum Shams. آن کریں۔

(قطع کلامی)

<u>جناب سپیکر</u>: آپ بے وقت بول رہی ہیں، بی بی۔

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی بیگم شازیہ اورنگزیب نے واک آوٹ کیا)

<u>بیگم تبسم شمس</u>: شکریہ، جناب سپیکر۔ چونکہ صوبے بھر میں اور خاصکر ضلع پشاور اور چارسدہ میں غیر سند یافتہ نیم حکیموں، عاملوں، نجومیوں اور جعلی پیروں اور تعویز گنڈوں کے کاروبار میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے، یہ لوگ ٹی وی کیبل اور اخبار کے ذریعے دلفریب اشتہارات سے ان پڑھ اور سادہ لوگوں کے ساتھ ساتھ تعلیم یافتہ لوگوں کو اپنی طرف راغب کرتے ہیں اور بسا اوقات بہت سے لوگ ان کی باتوں میں آکر گمراہ بھی ہو جاتے ہیں، جس کی وجہ سے بہت سے گھرانے اجڑ جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ لوگ اکثر قبرستانوں، مزاروں پر چرس بیچنے کا کاروبار بھی کرتے ہیں، جس سے قبروں کی بے حرمتی بھی ہوتی ہے، جس کی واضح مثال رحمان بابا کمپلیکس میں تخریب کاری کا واقعہ ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ صوبے کے موجودہ حالات اور ہمارے معاشرے پر پڑے منفی اثرات کے پیش نظر صوبہ بھر میں پشاور اور چارسدہ میں بالخصوص نیم سند یافتہ حکیموں، جعلی پیروں، نجومیوں، عاملوں اور تعویز گنڈوں کے کاروبار کرنے والوں اور ان کے ہر قسم اشتہارات پر فوراً پابندی عائد کی جائے کیونکہ اسلامی معاشرے میں اس قسم کی لغویات کی کوئی گنجائش نہیں۔ تھینک یو جی۔

<u>سینئیر وزیر (بلدیات)</u>: دلته کښے لیکلی شوی دی چه "صوبہ بھر اور خاصکر ضلع پشاور اور چارسدہ"، دا بالخصوص، ولے چارسده چه کوی نو بیا په ټوله صوبه کښے پکار ده چه دا وی۔ With amendment که دا پاس کړے شی نو مونږ ته اعتراض نشته دے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ټهیک ده ټوله صوبه تاسو وایئ کنه، دا پکښے Include کړو، نور خو اعتراض نشته دے کنه؟ The motion before the House is that resolution moved by the honorable Member and as amended, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution with amendment is passed unanimously. Munawar Khan Advocate. Not present, withdrawn. Muhammad Ali Khan, to please move his resolution No. 398.

جناب محمد علی خان: یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ چونکہ پشاور تا مچنی شبقدر روڈ فرنٹیئر ہائی وے اتھارٹی کے ساتھ ہے جبکہ شبقدر تا ابازئی روڈ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی تحویل میں ہے، لہذا شبقدر تا ابازئی روڈ کو بھی ایف ایچ اے کے حوالے کیا جائے کیونکہ منڈا ڈیم کی تعمیر کی وجہ سے مذکورہ روڈ نہایت اہمیت کا حامل ہے۔

جناب سپیکر، دا مخکښې پی ایم اے روډ به یئ ورته وئیل، د پیښور نه د میچنی ابا زو پورے، اوس د شبقدر پورے د ایف ایچ اے سره دے۔ دا بله خبره ده چه ستاسو 'پورشن' ډبل 'وے' شو او زمونږ لا هغه زوړ سړک دے خو د شبقدر نه اخوا د میچنئ پورے د ابازو هغه د ډسټرکټ ګورنمنټ سره دے حالانکه ډیره زیاته آبادی هم ده پرے، تنګی ته، متے ته او بل د منډا ډیم خبرے هم کیږی، د منډا ډیم د پاره هم دا سړک ډیر اهمیت لری نو زما حکومت ته درخواست دے چه د شبقدر نه واخله تر منډے پورے د ابازئی پل پورے دا د ایف ایچ اے ته حواله کړے شی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): سر، مونږه د دے حمایت نه شو کولے، د هغے وجه دا ده چه ایف ایچ اے هغه هائی ویز اخلی په خپل تحویل کښے او د هغے مرمت کوی چه د هغے Length چه کم از کم 100 کلو میټر وی، د هغے Criteria ده او چه درے ډسټرکټس په خپلو کښے ملاووی، په هغه Criteria کښے دا نه راځی ګنی خواهش به زمونږه هم وے چه چارسده ده، زمونږه خپل ډسټرکټ دے چه دا روډ ښه جوړ شی خو بهرحال چه کوم د ایف ایچ اے خپله Criteria ده، په هغے باندے دا سیکنډ کیږی نه۔ د ډسټرکټ ګورنمنټ چه کوم فنډ وی، د هغے نه به انشاء الله د دے مرمت کوؤ، د دے پوره دغه به کوؤ، ټولے مسئلے به ئے حل کوؤ جی۔

جناب سپیکر: جی، محمد علی خان۔

جناب محمد علی خان: په دے باندے مهمند ایجنسی هم ده، په دے روډ باندے ملاکنډ ایجنسی هم ده او دوه درے ډسترکٹس هم د یو بل سره ملاووی۔ بل دا ده جی چه سی اینډ ډبلیو سره د درے کالو دا روډ دومره خراب حالت کښے دے، د پینځو شپږو کالو نه دومره په خراب حالت کښے دے، اوس ورله شیرپاؤ صاحب کروړ روپئ منظور کړے، ایک کروړ تیس لاکھ، په هغے باندے څه نه څه کار اوشو او ښه پلن روډ دے او ښه لوئے ځائے دے او ښه لویه آبادی ده پرے۔ زهٔ ریکویسټ کومه چه خامخا دومره دغه نه دے، ټول شپږ اته کلو میټره روډ دے جی، دا د ایف ایچ اے ته حواله کړی جی۔ د پیښور نه د شبقدر پورے Via ناګمان، دا هم د ایف ایچ اے سره دے، پشاور مچنی شبقدر هم د ایف ایچ اے سره دے نو شپږ اته کلو میټره ټوټه ده، دا د ایف ایچ اے ته حواله کړے شی۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): خواهش خو زما ذاتی هم دغه دے-----

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: خواهش خو زما ذاتی هم دغه دے ځکه چه زمونږه خپله علاقه ده چارسده، مونږه غواړو چه غټ روډونه جوړ شی خو د ډیپارټمنټ په Criteria کښے نه راځی۔ دا به زهٔ خواست کوم چه په دے خیر تاسو دغه اوکړئ، نور بیا د دے Widening، د دے نور سسټم به د ډسټرکټ ګورنمنټ نه اوکړو خو دا Possible نه ده۔

جناب سپیکر: د دے روډ دا نامه دے ښائی چه پی ایم اے روډ وو، دا پشاور مچنی آبازئی روډ، دا داسے څه وو؟

وزیر قانون: نه سر، دا دوئ چه کوم وائی کنه، دا دغه روډ دے، شبقدر تا آبازئی روډ یادوی جی۔

جناب محمد علی خان: دا مخکښے یو روډ وو، شبقدر او دا یو روډ وو۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

جناب بشیر احمد بلور {سینئیر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر، یو عرض کوم۔ رولز داسے دی جی چه حکومت طرف نه چه یو هم 'No' اوشی کنه او هغه بیا پاس هم شی نو د هغے Implementation نه شی کیدے، Binding نه وی نو په دے وجه باندے-----

(قطع کلامی)

سینئیر وزیر (بلدیات): دا ٹھیک شوه، تاسو خپله دغه اوکړو چه دا هاؤس اوکړو، بس ٹھیک شوه، خبره ختمه شوه-----

(قطع کلامی)

سینئیر وزیر (بلدیات): هاؤس نه تپوس تاسو اوکړو کنه جی، هاؤس وئیل چه 'No' او که تاسو-----

(قطع کلامی)

سینئیر وزیر (بلدیات): مونږ شمارو نه، تاسو بیشکه وایئ چه پاس شو خو 'No' کښے پاس شو، بالکل اعتراض نشته مونږ ته۔

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed by majority. Malik Qasim Khan Sahib, to please move his resolution No. 399.

ملک قاسم خان خٹک: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر۔ چونکہ ضلع کرک کے حلقہ پی ایف 40 اور پی ایف 41 کے پہاڑ قیمتی معدنیات تیل اور گیس کے ذخائر سے مالا مال ہیں اور حال ہی میں ضلع کرک میں گیس کے ذخائر دریافت ہوئے ہیں لیکن ابھی تک ضلع کرک کے اکثر علاقے، جن میں سورتی کلے، پلوسکی بانڈہ، براستہ سیکوٹ، زڑہ گانڈی، منڈاوا، ارل تورادم، تحت نصرتی، وگی بانڈہ، دبلی لواغر، ښگی لواغر، کندہ کرک گرگری کی گیس کی سہولت سے محروم ہیں، لہذا یہ صوبائی اسمبلی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ضلع کرک کے مذکورہ دیہاتوں کو فوری طور پر گیس کی فراہمی یقینی بنائی جائے تاکہ علاقے کے عوام مزید محرومی سے بچ سکیں۔ وفاقی حکومت ته ریکویسټ دے جی۔

جناب سپیکر: رحیم داد خان۔

جناب رحیم داد خان {سینئیر وزیر (منصوبہ بندی)}: حمایت، حمایت۔

سینئر وزیر (بلدیات): مونږ ته اعتراض نشته جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Ms. Mussarat Shafi Advocate Bibi.

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، روژه ده جی، روژه ده۔

جناب سپیکر: جی، بی بی، روژه ده جی؟ (قہقہہ)

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش۔۔۔۔

جناب سپیکر: روژے د اسے ځائے ته اورسیدے او تاسو پکښے نوے نوے کارونه هم شروع کړل۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈووکیٹ: یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ صوبے کے تمام اضلاع میں ہیپاٹائٹس بی اور سی وغیرہ کیلئے علیحدہ یونٹس بنائے جائیں، جہاں پر مریضوں کا صحیح طریقے سے علاج ہو سکے۔

جناب سپیکر صاحب! دیکښے زهٔ یو خبره کول غواړم، زهٔ د خپل صوبائی حکومت خیبر پختونخوا ډیره شکر گزاره یمه چه هغه پخپل Annual چه کوم بجټ دے، هغے کښے دے د پاره پیسے ئے مختص کړے دی خو زما چه کوم هغه د قرارداد نوعیت دے، دا کار دے، لکه یونټس والا، دا د جلد از جلد شروع شی۔ ډیره مهربانی جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، پروسکال مونږه یو NWFP Preventive Health Act زما خپل پرائیویټ 'بل' وو، هغه پاس کړے وو جی او په هغے کښے د هیپاټائټس بی او سی ذکر هم وو جی۔ هغے کښے یو دغه دا وو چه شپږ میاشتے، اووه میاشتے کښے د Proper حکومت Arrangements اوکړی چه کوم دا 'بل' دے چه د دے Facilitation او شی نو هغه خو به دیکښے کیږی چه کوم ډسټرکټ هیډکوارټرز دی او دے نور هسپتالونو کښے د اوکړی نو چه کله ایکټ شته دے

جی نو د ریزولیوشن خو زما په خیال کښے دومره زیات حیثیت نه وی د ایکټ مخامخ، باقی ستاسو سر، خوښه ده جی۔

جناب سپیکر: جی، مسرت بی بی۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈووکیٹ: دیکښے جی چه کومه خبره زهٔ کول غواړم، هغه دا ده چه -----

جناب سپیکر: بی بی کا مائیک آن کریں۔ مسرت شفیع بی بی۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈووکیٹ: دیکښے جی چه کومه خبره زهٔ کول غواړم، بنیادی خبره دا ده چه علیحدہ یونٹس بنائے جائیں، دے باندے زما زور دے او کومه پورے چه هغه خبره ده، Already فنډ ورته مختص شوے دے جی، دے د پاره جی دا قرارداد ما پیش کړے دے۔ شکریه جی۔

جناب سپیکر: جی، ہیلتھ منسٹر صاحب!

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ تجویز تو ان کی اچھی ہے لیکن یہ ہے کہ ہیپاٹائٹس کیلئے لیبارٹریز ہوتی ہیں جو کہ پہلے Detect کرتی ہیں کہ اس کو ہیپاٹائٹس ہے اور اس کو سپیشلسٹس Detect کرتے ہیں۔ اس وقت ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ جس کے اندر جو ہمارے 'ٹیسٹنگ کیس ہاسپٹلز' ہیں، ان میں یہ Facility ہم Provide کر رہے ہیں۔ سر دست ہم یہ ڈسٹرکٹ تک نہیں لا سکتے کیونکہ ہمیں اس کیلئے سپیشلسٹس چاہئیں جو اس کام کو کرتے ہیں کیونکہ پہلے انوسٹی گیشن چاہیئے ہوتی ہے، پھر اس کے بعد اس کا جو علاج ہوتا ہے، وہ ہوتا ہے، تو سر دست ہم اس وقت اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ ہم ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر میں اس کی یہ Facility کھول سکیں۔ اس وقت یہ Main facilities جو ہیں، جہاں پہ 'ٹیسٹنگ کیس ٹیچنگ ہاسپٹلز' ہیں اور اس کیلئے سپیشلسٹس ہوتے ہیں جو کہ اس فیلڈ کے ہوتے ہیں، تو ہمارے صوبے میں ابھی اتنی نہیں ہیں کہ ہم ڈسٹرکٹ پہ جا سکیں۔ فی الحال ہم 'ٹیسٹنگ کیس ہاسپٹلز' میں یہ Facility extend کر سکتے ہیں جو ہو رہی ہے اور اس وقت میں اس کو کم از کم 'اپوز' کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: 'اپوز' کرتے ہیں۔ گورنمنٹ 'اپوز' کرتی ہے۔ The question is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was rejected)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The resolution is dropped. Ms. Munawar Sultana Bibi and Tabassum Shams, to please move their identical resolutions Nos. 402 and 408, one by one.

محترمہ منور سلطانہ: ډیره مننه، سپیکر صاحب۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے پرزور سفارش کرتی ہے کہ صوبے کے تمام سرکاری ہسپتالوں، پرائیویٹ لیبارٹریوں اور پرائیویٹ ہسپتالوں کو اس امر کا پابند بنایا جائے کہ ادھر خواتین کی ای سی جی / الٹرا ساؤنڈ صرف خواتین ڈاکٹرز یا خواتین ٹیکنیشنز سے کروائی جائے تاکہ علاقائی روایات اور اسلامی تعلیمات کے مطابق خواتین کا تقدس اور پردہ برقرار رہ سکے"۔

جناب سپیکر: تبسم شمس بی بی۔ یہ تبسم بی بی کا مائیک آن کریں، سنگل چُچ دے دیں۔ یہ تبسم شمس صاحبہ کا مائیک آن کریں۔

بیگم تبسم شمس: شکریہ، جناب سپیکر۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے پرزور سفارش کرتی ہے کہ صوبے کے تمام سرکاری ہسپتالوں، پرائیویٹ لیبارٹریوں اور پرائیویٹ ہسپتالوں کو اس امر کا پابند بنایا جائے کہ ادھر خواتین کی ای سی جی اور الٹرا ساؤنڈ صرف خواتین ڈاکٹرز یا خواتین ٹیکنیشنز سے کروائی جائے تاکہ علاقائی روایات اور اسلامی تعلیمات کے مطابق خواتین کا تقدس اور پردہ برقرار رہ سکے"۔

جناب سپیکر: جی، ہیلتھ منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، یہ جو بات انہوں نے کہی ہے، جب یہ حکومت Existence میں آئی تو ہم نے یہ محسوس کیا کہ یہ جو الٹرا ساؤنڈ اور یہ جو کارڈیالوجی وغیرہ، جو بھی ہوتی ہے، ای سی جی وغیرہ ہوتی ہے، یہ تمام مرد حضرات Conduct کرتے تھے تو پھر ہم نے ایک کریش پروگرام شروع کیا، جس کے تحت 722 لڑکیوں کی ہم نے Requirement دی۔ اس کے اندر ساڑھے تین سو کو پچھلے سال ٹریننگ دی گئی اور اب دوسرا Batch ساڑھے تین سو کا اور جو بھی باقی رہتی ہیں، ان کو Train کیا جا رہا ہے اور یہ اسی حکومت کو کریڈٹ جاتا ہے کہ انہوں نے خواتین کیلئے، یہ جو انہوں نے بات کی کہ کوئی خاتون یہ پسند نہیں کرتی کہ اس کی ای سی جی اور الٹرا ساؤنڈ مرد کرے تو یہ کریش پروگرام کے تحت Already یہ پروگرام چل رہا ہے، وہ ہم کر رہے ہیں اور انشاء اللہ یہ آدھے جو لوگ اس Batch میں نکلے ہیں، یہ کر لیں گے اور پھر اگلے Batch میں، اگلے سال جو Batch نکلے گا، جہاں تک انہوں نے کہا کہ پرائیویٹ ہسپتالوں اور پرائیویٹ لیبارٹریوں پر ہمارا As such کوئی، یہ گورنمنٹ ہسپتالوں میں ہم Ensure کر سکتے ہیں، پرائیویٹ ہسپتال چونکہ نہ وہ ہماری Domain میں آتے ہیں اور نہ اس پہ ہمارا As such کوئی کنٹرول ہوتا ہے، تو

سرکاری ہسپتالوں کی حد تک انشاء اللہ دو سال کے اندر اندر تمام وہ جگھوں پہ، جہاں پہ خواتین جاتی ہیں، ان کی تمام جوانوسٹی گیشنز ہوں گی وہ انشاء اللہ خواتین ٹیکنیشنز کریں گی۔

جناب سپیکر: تو آپ Favour کرتے ہیں اس کی؟

وزیر صحت: سپورٹ کرتے ہیں اس امنڈمنٹ کی کہ جہاں تک پرائیویٹ ہاسپٹلز اور پرائیویٹ کلینکس کا تعلق ہے، ان کو نکال دیا جائے اور باقی سرکاری ہسپتالوں کی حد تک میں اس کی Favour کرتا ہوں۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر اطلاعات: دا سے دہ جی چہ کلہ یو ښځہ بیمارہ وی نو لازمی خبرہ چہ ښځے بہ هغہ علاج کوی خو چہ چرتہ ښځہ نہ وی او ښځے تہ تکلیف وی او پابند دے وی چہ ښځہ بہ علاج کوی نو د هغہ ښځے علاج بہ بیا څوک کوی؟ لږ پہ دے خبرہ هر سړے پکار دہ چہ دا خو ډیرہ ټیکنیکل خبرہ دہ چہ ښځے Available وی نو ښځے بیا کوی خو چہ ښځے Available نہ وی او ښځہ بیمارہ شی، هسپتال تہ لاړہ شی او سړی کوی نہ، نو بیا بہ څوک علاج کوی؟ دا خو ډیر ټیکنیکل خبرہ دہ خو د ښځو سرہ زیاتے دے، مطلب دا دے چہ ښځے چہ ټولے Available شی بیا ټھیک دہ۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جہاں تک ممکن ہو، ان الفاظ کا اضافہ کر دیں، بس پھر ٹھیک ہے نا۔

جناب سپیکر: تاسو څہ وایئ جی؟ هغوی وائی، د گورنمنټ د طرف نہ دا خبر دے چہ گورنمنټ هاسپټلز کښے خو مونږ سرہ Arrangement شتہ خو پہ پرائیویټ کښے زمونږہ Hold د ومرہ نشتہ، نو اوس تاسو څہ وایئ جی؟

بیگم تبسم شمس: زۀ بہ دا خبرہ کوم جی چہ څنگہ دا پرائیویټ هاسپټلز دی، د دے باقاعدہ رجسټریشن د گورنمنټ نہ وی کہ نہ وی؟ دا سے د یو رولز ریگولیشن تحت د دے وجود راځی نو زۀ وایم چہ هغے حدہ پورے هغہ د پابند کړی او هغے تہ دا انسټرکشنز ورکړی چہ تۀ خپل چہ کوم هغے د پارہ پوسټ، باقی بہ زۀ جی د میاں صاحب د دے خبرے تائید کومہ چہ پہ اسلام کښے دا څیز نشتہ چہ ښځے د کوم ځائے کښے علاج نہ کوی او هغے باندے دا پابندی دہ، پہ اسلام کښے دا پابندی نشتہ، نو زما ریکوسټ دا دے او زۀ Suggestions ورکول غواړم چہ دا

Facilities د هغه ځائے کښے Provide کړے شی، چرته چه نه وی او کوشش د او کړے شی چه دا Facilities هغوی له ور کړے شی۔ (تالیاں)

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): خو کوم ځائے کښے چه سړے نه وی، لیډیز نه وی نو د هغوی علاج به بیا څوک کوی؟ خلق ورته نا ست وی چه ښځه چرته نه پیدا شی، ټیکنیشن خو ټول ښځے نه شی کیدے-----

(قطع کلامی)

سینئر وزیر (بلدیات): نشته کنه، ټول هسپتالونو کښے هم نشته او زمونږ دے ټول پاپولیشن کښے دومره ټیکنیکل نشته، نو زما دا ریکوسټ دے چه زمونږ هیلتھ منسټر صاحب د په فلور آف دی هاؤس دا 'کمټمنټ' اوکړی چه دوئ به کوشش کوی چه دا ټیکنیشنز هم پورا کړی، زیات نه زیات چه چرته نه وی نو هغه مجبوری ده، بے وسه به وی هسپتال۔

جناب سپیکر: آنریبل ہیلتھ منسٹر۔

وزیر صحت: شکریہ، جناب سپیکر۔ جیسا کہ آنریبل منسٹر صاحب نے کہا کہ ہم نے وہ، میں نے جیسے پہلے بتایا، Passage، وہ بات پکڑ لی ہے، ہم انشاء اللہ یہ ٹیکنیشنز پورا کریں گے لیکن اس کے اندر ٹائم ہے، Time consumption ہے، باقی جہاں تک ممکن ہو سکے گا ہم ضرور کریں گے لیکن اس کیلئے 'ٹائم فریم' چاہیئے جس میں ہم کام کر رہے ہیں اور جو پالیسی ہم نے اختیار کی ہے، انشاءاللہ اس پالیسی کے تحت ایک دن ایسا آئے گا کہ تمام ہاسپٹلز میں جہاں پہ خواتین کا علاج ہو گا، جو ٹیکنیشنز ہوں گے، وہ فیمیل ٹیکنیشنز ہوں گی اور یہ کوئی ایسی، ابھی کم از کم ہم نے، اس حکومت نے ایک Step تو یہ لیا ہے کہ اس پہ ہم نے کام شروع کیا اور پچھلے ڈیڑھ سال سے اس پہ کام ہو رہا ہے، تو یہ تو چاہیئے تھا کہ مفتی کفایت اللہ صاحب کی حکومت یہ کام کرتی لیکن ہم نے ابھی کیا، تو ابھی اس پہ ٹائم لگے گا، اس کو پورا ہونے دیں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: The question is that the resolution moved by the Members may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed by majority.

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو بشیر خان نے کہا نا کہ آپ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، گورنمنٹ نے 'No' کیا ہے اور اس میں تو پھر۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! آپ نے صحیح کیا ہے۔

جناب سپیکر: تاسو خو 'No' او کړو کنه۔ انہوں نے تو 'No' کیا۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ہاں نا، تو سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن یہ Passed by majority، آپ کی بات ٹھیک ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، آپ نے جیسے فرمایا، وہ ٹھیک ہے۔ آپ نے جو رولنگ دی ہے، آپ نے کہا ہے کہ میجارٹی سے پاس ہوئی ہے، میجارٹی میں ہمیں اعتراض نہیں ہے، بس پاس ہوئی ہے میجارٹی سے۔

Mr. Speaker: Mrs. Shagufta Malik, to please move her resolution No. 422. Shagufta Malik Bibi, Shagufta Malik Bibi.

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر! شازیہ اورنگزیب صاحبہ۔۔۔۔۔۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: جناب سپیکر! شازیہ اورنگزیب صاحبہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: هاں ورشئ کنه هله۔ نه تاسو لاړ شئ ورپسے خو لږه ئے پوهه هم کړئ، ستاسو د لیډیز بلونه روان دی نو د هر څیز خپل ټائم وی۔ د پریویلج ټائم مخکښے ترے روان وو، هغے کښے هغوی 'موؤ' کړو۔ زمونږه آنریبل ممبره ده، بالکل لاړے شئ تاسو او را ئے ولئ جی خو لږ طریقے سره به چلیږو۔ دا خو هاؤس دے کنه چه رولز او د دغه څیزونو خیال نه ساتو۔ خوږه خوږه باندے ئے پوهه کړئ۔ هلته جهګړه اونکړئ۔

محترمہ شگفتہ ملک: ډیره مننه، سپیکر صاحب۔ یو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شگفتہ ملک بی بی۔

محترمہ شگفتہ ملک: تاسو جی دا 'مسز' چه لیکئ جی، دا 'مس' شگفته ملک دے، 'مسز' شگفته نه دے، دا لړ تاسو کلیئر کړئ جی، 'مس' شگفته ملک۔

جناب سپیکر: 'سوری'، بی بی 'مس' شگفته ملک۔

Ms. Shagufta Malik: Thank you. Thank you, Mr. Speaker.
Mr. Speaker: Sorry.

محترمہ شگفتہ ملک: "چونکہ صوبہ بھر گرلز ہائی سکولز اور کالجز میں کمپیوٹر آپریٹر/لیب اٹنڈنٹ کی آسامیوں پر مرد حضرات کو بھرتی کیا گیا ہے جس کی وجہ سے بچیوں کو دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، لہذا یہ صوبائی اسمبلی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ صوبہ بھر کے گرلز ہائی سکولز اینڈ کالجز میں کمپیوٹر آپریٹرز، لیب اٹنڈنٹ کی آسامیوں پر مرد حضرات کی بجائے خواتین اساتذہ کو بھرتی کیا جائے"۔

د دے نه مقصد زما دا وو سپیکر صاحب، چه ځومره هم زمونږه، په خاص توګه زمونږ 'اربن' ایریاز چه دی، نو دیکښے چه په سکولونو، کالجونو کښے ځومره کمپیوټر آپریټرز او 'لیب اټنډنټس' وی نو دا د فیمیل د پاره وی ځکه چه د جینکو سکولونه او کالجونه وی۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه، د جینکو سکولونو کښے خو سړی نه وی کنه؟

محترمہ شگفتہ ملک: سکولونو او کالجز کښے جی دوئ لیب اټنډنټ او کمپیوټر آپریټرز هلکان لګولی دی نو په دیکښے یو خو دا دے چه هغه Job opportunity پکار ده چه دا کوالیفائیډ جینکئ وی چه هغه په دغه سکولونو او کالجونو کښے بهرتی شی او بل دا دے چه دغه سکولونو او کالجز کښے ډیر 'کمپلینټس' راځی د سړو د طرفه، نو د دے حوالے سره ما دا قرارداد پیش کړو۔

Mr. Speaker: Ji, Minister for Education; Minister for Education, please; Minister for Higher Education, please.

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): سر، یہ Basically سکولز سے تعلق رکھتا ہے، سردار بابک صاحب آج نہیں ہیں تو اگر اس کو پینڈنگ کر دیں تب تک۔

جناب سپیکر: جی، بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، ان کی ریزولیوشن ہے، وہ کہتی ہیں کہ جہاں، چونکہ صوبے بھر میں گرلز سکول/کالجز میں کمپیوٹر لیب اٹنڈنٹ مرد حضرات ہیں، اگر کہیں عورت ہو اور اس کو نہ رکھا

ہو، Preference جو ہے، وہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ عورت کو دیں لیکن جہاں پر نہ ہوں تو پھر مرد جو ہیں، وہ حضرات وہاں پر لیپ اٹنڈنٹ کا کام نہیں کریں گے۔ اگر کسی علاقے میں عورت نہیں ہے جو لیب یا کمپیوٹر سمجھتی ہو تو وہاں لوگوں کو نہیں پڑھایا جائے گا؟ تو سپیکر صاحب، ایسی باتیں کرنے سے میرے خیال میں کیا انٹرسٹ ہے؟ ہم تو کہتے ہیں کہ عورتوں کو Preference دیں مگر یہ نہیں ہے کہ جہاں پر اگر عورت نہیں ہے تو وہاں پر لیب اٹنڈنٹ کا کام ہی نہیں ہوگا، لوگوں کو سبق ہی نہیں پڑھایا جائے گا؟ تو میرے خیال میں منسٹر صاحب، یہ ریکویسٹ کرتا ہوں، منسٹر صاحب سنیں، منسٹر صاحب سنیں، میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ کہیں کہ جہاں بھی یہ لیڈیز Available ہوں تو ان کو Preference دیں گے، پھر ہمیں کوئی اس پر اعتراض نہیں ہوگا۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، دغه هم دا سے کیس دے لکه هیلته کښے مونږ سره وو جی۔ خبره دا سے ده جی چه ففتی پرسنټ نه زمونږه آبادی زیاته ده دا کومه د زنانه چه ده جی او هغه ورکنګ جناب سپیکر صاحب، د هغوی پکار دا ده چه زمونږه په اکانومی کښے یو Contribution او کړی، پکار ده چه Priority مونږه ورله ورکړو جی خو دا چه څنګه بشیر بلور صاحب هم خبره او کړه، د هغے نه مخکښے هیلته منسټر صاحب هم خبره او کړه چه چرته ممکن نه وی نو هغه خو بیا نه شی کیدے، بیا خو به تاسو هغه پوسټ هم دا سے پریږدوئ۔ زۀ به خورته ریکویسټ کوم چه په هغے کښے د 'امنډمنټ' راولی چه "جہاں پر ممکن ہو" نو هغوی ته به Priority هم ملاؤ شی۔ سپیکر صاحب! که تاسو مونږ ته دا اجازت راکړو چه په دیکښے دا 'امنډمنټ' راولو چه "جہاں پر ممکن ہو" نو هغوی ته به Priority هم ملاؤ شی او چه چرته نه وی نو هغه شان به وی۔

جناب سپیکر: او د 'موؤر' که اجازت وی۔۔۔۔۔

محترمہ شگفتہ ملک: دا بشیر خان چه کومه خبره اوکړه، ما خو دیکښے اووئیل چه په خاص توګه چه کوم هغه ځائے نه دے، 'اربن' ایریا، یعنی چرته چه زمونږه جینکئ شته او د هغوی هغه چه کوم حق دے، هغه وهلے کیږی۔ زۀ دا وایم چه کوم ځائے

کبنے جینکئ شته او هلته کبنے سکولونو او کالجونو کبنے تاسو هلکان یا سړی بهرتی کړی دی نو پکار ده چه هغه ځائے کبنے ، زهٔ دا نه وایم، داسے کلی شته چه هلته مونږ سره کوالیفائیډ جینکئ نشته خو چه کوم ځائے کبنے شته۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، دیکبنے دا نه دے چه "جہاں پر ممکن ہو"،دوئ دا Compulsion کړے دے چه کوم ځائے کبنے جینکئ چه دی، هغه کمپیوټرز دی، هلته خامخا لیډیز دی نو زهٔ دا یو ریکویسټ کوم چه چرته لیډیز به نه وی، هلته به بیا څه کوؤ ؟ چه چرته ممکن ہو،وہاں زیادہ سے زیادہ Preference جو ہے،وہ لیڈیز کو دی جائے، یہ 'امنڈمنٹ' کرکے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، پھر This resolution may be passed with this amendment which I am requesting.

(اس مرحلہ پر معززر کن احتجاج ختم کرکے واپس آ گئیں)

Mr. Speaker: Okay. The resolution, as amended, moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

ملک قاسم خان خٹک: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اودریږه جی، هغه بی بی اورو اول۔ اودریږه ،هغه بی بی۔

ملک قاسم خان خٹک: سپیکر صاحب، ما تاسو ته مخکبنے هم خواست کړے وو۔۔۔۔

جناب سپیکر: او، کوم دے ؟

ملک قاسم خان خٹک: د بجلی په باره کبنے دے۔

جناب سپیکر: اوس جی دا ختم شو، مخکبنے ما له به د را کړے وو کنه۔ نو شازیه اورنگزیب بی بی، تاسو ته ما کله اجازت نه دے د رکړے خو داسے بے وخته نه، تا کله چه کاغذ راوړے دے ، ما نه دے دستخط کړے ؟ خو داسے خو مه کوه کنه، د هر شیز طریقه ده کنه۔ دا هاؤس خو داسے نه چلیږی۔ جی بی بی۔

Mrs. Shazia Aurangzeb Khan: Thank you, Mr. Speaker.

جناب سپیکر: تاسو له خو ما په هر کاغذ دستخط کړے دے او کومه، خو په طریقے سره جی۔ جی، بی بی۔

Mrs. Shazia Aurangzeb Khan: Thank you Mr. Speaker, actually I wanted to contradict. جناب سپیکر، کل ہیڈلائن نیوز 'جیو' کی چل رہی تھی کہ شازیہ اورنگزیب خان نے سپیکر صاحب سے ریکویسٹ کی کہ آپ اسمبلی کے ٹائمنگ کو یا چینج کریں یا کم کریں کیونکہ ہمیں پکوڑے اور سموسے تلنے ہوتے ہیں، تو وہ میرے لئے It became a very un professional statement جناب سپیکر، کیونکہ میں تو اسمبلی کے فلور پر جب کھڑی ہوتی ہوں تو یا لوگوں کی بات کرتی ہوں، عوام کی یا میں اپنی پارٹی کی بات کرتی ہوں، اس کی پالیسی کی بات کرتی ہوں۔ چونکہ میں الطاف حسین کی کاپی نہیں بننا چاہتی، نہ میں اس فلور سے گانے گانا چاہتی ہوں اور نہ میں کوئی Immature statement دینا چاہتی جناب سپیکر، لیکن میں بہت شکر گزار ہوں اپنے 'جیو' چینل کے اپنے بھائیوں کی، They just came to me and they apologised کہ جناب، غلطی سے آپ کا نام لیا گیا، تو اس کیلئے جناب سپیکر، میں ان کی مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے Apology کی۔ Thank you very much and thank you very much for the time that you gave me.

اراکین اسمبلی کی تنخواہ و مراعات (ترمیمی) مسودہ قانون 2010 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Thank you ji, thank you. Shagufta Malik Bibi, to please move that the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Salaries and Allowances of Members (Amendment) Bill, 2010, may be taken into consideration at once. Shagufta Malik Bibi.

Ms. Shagufta Malik: Thank you, Mr. Speaker ------

جناب سپیکر: میاں صاحب! تاسو خبرے کوئ او چه بیا درنه شے پاس شی، ګاډے تیر شی، تاسو بیا راویښ شئ۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، ما هم دا خبره کوله چه پکار وه چه هغے خبره اوکړه نو پکار دا ده چه دا جواب په ریکارډ راغلے وے۔ چه که هغه بله ورخ د پکوړو خبره شوے وه نو هغه په دے نیت باندے وه، چه سبا په اخبار کښے راځی چه دومره غیر سنجیده وه، هغه خو چونکه افطار ته وخت نیزدے وو نو هغوی یو ریکویسټ اوکړو چه سړی چه کوم دی، هغوی خو چه کور ته لاړ شی، اخلے پخلے نه کوی، زنانه اخلے پخلے کوی، دا یوه ډیره سنجیده

خبره وه، دا د مذاق خبره نه وه۔ زهٔ په دے بنیاد خبره کول غواړم نو هغه ما ورته وئیل چه لږ مے پریږده چه لږه خبره اوکړم۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر-----

جناب سپیکر: اودریږئ، اودریږئ، دا بی بی ته مے اوس فلور ورکړو او د دے نه پس به ئے بیا واخلو۔ کښینئ جی۔

Ms. Shagufta Malik: Thank you. Mr. Speaker, I wish to move that the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Salaries and Allowances of Members (Amendment) Bill, 2010, may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that 'the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Salaries and Allowances of Members (Amendment) Bill, 2010' may be taken into consideration at once. Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: And those who are against it may say 'No'.

Voices: No.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: تاسو درے تنه یئ کنه، باقی ټول هاؤس دے جی۔

(قطع کلامی)

Mr. Speaker: 'Consideration Stage', since no amendment has been moved by any honourable Member-----

(سرگوشیاں)

جناب سپیکر: یار! تاسو بیا لږ سیریس شئ، دا ګورئ تاسو نه سیریس کیږئ او لیجیسلیشن کیږی او بیا وروستو وایئ چه دا داسے وو، دا داسے وو۔

سینئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، اوس د دے نه مخکښے اضافی ایجنډا په فلور تقسیم شوه، ما نور څه خبرے نه کولے خو دے اضافی ایجنډا باندے ما دوئ سره ډسکشن کولو، نو دا بالکل مونږ به غور لرو، تاسو چه څنګه حکم کوئ۔ هغه دوئ چه پیش کړو، دا هم مونږ لوستے دے او تاسو-----

جناب سپیکر: دا اضافی ایجنډا یا دا څیزونه د هاؤس د یو پروسیجر یوه حصه ده خو دا بی بی بل 'موؤ' کړے دے او دا لیډیز دی، دوئ ته لږ زیات توجه ورکړئ جی، دا لږه ښه خبره نه ده۔ دوئ بیا ګلے کوی چه د سړو قصه وی، تاسو زیات Importance ورکړئ، مونږ له کم راکوئ۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب، تهٔ پکښے بیا هم څه وایئے ؟

وزیر اطلاعات: زهٔ جی داسے وئیل غواړم چه دے ځائے نه دا خبره راغله، ربښتیا خبره ده خلق غریب خلق دی، په دیکښے چه دا Unanimous اوشی نو د دے به رزلټ مطلب دا دے ډیر ښه راشی۔ مطلب دا دے دے ملګرو ته دومره خواست ضرور کوؤ چه دیکښے څه خانان دی او څه غریبانان دی، نو د غریبو خیال د اوساتی، مونږ ورته ریکویسټ کوؤ چه دا Unanimous شی نو ښه به وی۔

Mr. Speaker: Okay ji. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 1 of the Bill.

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: دا 'بل' دے جی، دیکښے Unanimous-----

(قطع کلامی)

Mr. Speaker: Therefore the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill: Honourable Minister for Law.

Barister Arshad Abdullah (Minister for Law): Amendment in the Bill------

Mr. Speaker: One minute ji. Mr. Israrullah Khan Gandapur and Mr. Abdul Akbar Khan have proposed amendments in Clause 2 of the Bill, they are therefore, requested to please move their amendments in the House, one by one.

وزیر قانون: دا پرائیویټ ممبرز 'بل' دے نو هغے کښے زهٔ-----

(قطع کلامی)

<u>وزیرقانون</u>: د ګورنمنټ اړخ نه 'امنډمنټ' دے جی کنه۔

<u>جناب سپیکر</u>: بنه جی۔

<u>Minister for Law</u>: In the Provincial Assembly of the North-West Frontier Province (Salaries and Allowances of Members) Act, 1974, in section 8, before the word 'Spouse', the word and comma 'parents,' and after the words 'medical facilities', the words 'within the country' may be inserted. Thank you.

<u>Mr. Speaker:</u> Mr. Abdul Akbar Khan, please.

<u>Mr.Abdul Akbar Khan:</u> In the Provincial Assembly of the North West Frontier Province Salaries and Allowances of Members Act, 1974, for section 8, the following shall be substituted namely:-

> "8. Medical Facility.- A Member shall be entitled for himself, spouse, parents, unmarried sisters, minor children and unmarried daughter residing with or wholly dependent on Member to all free indoor as well as out door medical facilities of every type."

جناب سپیکر، میرے خیال میں یہ مقصد ہم تینوں کا تقریباً ایک ہی ہے لیکن میں اس میں ایک ٹیکنیکل بات کرنا چاہتا ہوں کہ جو 'اوریجنل' سیکشن 8 ہے اس ایکٹ کا، اگر آپ اس کو پڑھ لیں، اس کے ساتھ ایک Extract لگی ہوئی ہے اوریجنک جو سیکشن 8 ہے، منسٹر صاحب سے بھی میں ریکویسٹ کروں گا کہ وہ اس کو، "A Member shall be entitled for himself, spouse, minor children and unmarried daughter residing with or wholly dependent on the Member to free indoor as well as outdoor medical facilities of the standard admissible to a grade 20 officer of the Government"

اب جناب سپیکر، Latest اس بجٹ میں گورنمنٹ نے جو گریڈ 20 افسر ہے، اس کو Medical facility اس کی Salary کے حساب سے پندرہ پرسنٹ Attach کی ہے تو اب جو ہم پندرہ پرسنٹ میں، اگر پھر ایک شخص کا علاج ہوتا ہے یا کسی کا ہوتا ہے یا نہیں ہوتا، اسلئے میں نے جو سیکشن 8 ہے، اس کو Substitute کیا ہے تاکہ گریڈ 20 افسر کا ذکر جو اس میں ہے، وہ ذکر اس سے نکل جائے اور ممبر کو سرکاری ملازم تصور نہ کیا جائے کہ وہ گریڈ 20 افسر کے برابر جو ہے نا، Medical facilities لیں کیونکہ ان کی تو تنخواہیں ہیں، ان کی تنخواہوں کے حساب سے پندرہ پرسنٹ ان کو Attach کی گئی ہے، ہماری اگر پندرہ پرسنٹ کرتے ہیں تو ہماری تنخواہ چھ ہزار روپے ہے، تو اس کا پندرہ پرسنٹ تو تین سو روپے بھی نہیں

بنتے جناب سپیکر، تو اسلئے میری گزارش ہے کہ سیکشن 8 کو اگر Substitute کیا جائے تو اس سے مقصد ہم سب کا جو ہے نا، وہ حل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زهٔ د عبدالاکبر خان صاحب د دے خبرے سره % 100 اتفاق کومه چه اکثر مونږه ګورو چه زمونږه که 'سیلریز' دی، که نور زمونږ څه پریویلجز جوړیږی، نو هغه زمونږه Consider کوی ګورنمنټ سرونټس سره، نو دا زما په خیال کښے زمونږه پریویلج Breach کیږی۔ مونږه چه کوم کار کوؤ سر، مونږه Honorarium باندے کوؤ، زمونږه سټیټس د ممبر چه دے، هغه د ګریډ 21، 22 افسر نه زیات وی، نو چه کله تاسو کوئ نو زهٔ د دے Replacement به سپورټ کوم او سر، زما به یو ریکویسټ وی لکه چه څنګه عبدالاکبر خان صاحب هم Mention کړو، دا څومره چه امنډمنټس راغلی دی، د دے Intention یو دے جی، Objective ئے هم یو دے جی خو دیکښے جی که یو امنډمنټ 'موؤر' خپله اوکړی نو هغه به ډیر زیات، دلته سر، دوئ لیکی چه "Minor children, unmarried daughters residing with or wholly dependent"، نو سر، که تاسو دا 'Residing with' پریږدئ کنه جی او دا 'Wholly dependent' ترینه Delete شی نو هغے کښے که یو سړے لکه She is not residing with that نو هغه به بل چا سره خو وی کنه چه خپل کور به وی، نو بیا دومره دغه کیږی نو زهٔ دا وایم چه دا 'Wholly dependent or' ترینه اخوا کړئ، 'Or' ترے اخوا کړئ، صرف دا 'And' باندے د Replace شی، دا 'And' باندے Replace کړی، "Residing with and wholly dependent" دواړه د دغه کړی سر، نو د هغے سره به دا Clarify شی۔ که نه وی فرض کړه، دواړه نه کیږی نو دا خو که خپل ځائے وی، جناب سپیکر صاحب، که خپل ځائے وی، که هغه بل چا سره اوسیږی نو Dependent چه دے، Wholly نه دے، نو زهٔ ځکه دا ریکویسټ کوم چه دا 'Or' ترے اخوا کړی او It should be replaced by 'and'-----

جناب سپیکر: دغه خو دا په دے ټائم کښے به څنګه اوشی؟ چه نوټس تاسو-----

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، تاسو مونږ ته اجازت را کړئ، مونږه به ریکویسټ اوکړو جی۔

جناب سپیکر: نه نوټس به را کوئ نو، بغیر نوټسه خو نه کیږی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، که تاسو 'سسپنشن' اوکړئ د رول نو We can verbal، مخکښے Precedents هم شته، Verbal amendments هم ورکښے کیدے شی جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، دا خو چه کوم زما خپل Intentions خو کلیئر دی څکه چه Unmarried daughter چه کومه ده، چه هغه Unmarried وی، هغه به Definitely د پلار او مور سره اوسی، دا یو نیچرل خبره ده خو که آنریبل ممبر ته په دیکښے څه پرابلم ښکاری نو Subsequently د دوئ امنډمنټ راوړی، هغه امنډمنټ به پاس کړو۔ اوس مطلب دا دے چه دا مونږه بیا واپس ځو او یا هغے د پاره رول 'سسپنډ' کوؤ، نو اوس دا چه زمونږ د درے واړو کوم امنډمنټس دی، دا تقریباً یو نیچر کښے دی زما په خیال باندے، بل دیکښے بعضے امنډمنټس کښے 'آؤټ ډور' نشته، بعضے کښے 'ان ډور' نشته، مونږ پکښے 'آؤټ ډور' او 'ان ډور' دواړه اچولی دی چه هغه دواړه پکښے راشی او بله د گریډ 20 افسر د دے خبرے نه اوځی، نو زما به دا ریکویسټ وی چه دا امنډمنټس که منسټر صاحب مونږ سره کښینی، زۀ به آنریبل ثاقب خان ته ریکویسټ اوکړمه که هغوی مثال طور باندے Subsequent amendment راوړی نو۔۔۔۔

وزیر قانون: جناب۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا لاء منسټر صاحب، یو منټ تاسو اودریږئ۔ اسرار خان څه شو، اسرار خان گنډاپور صاحب؟

ایک آواز: نه دے راغلے۔

جناب سپیکر: دا خو Lapse شو نو، دا د هغه خو Withdraw، ډراپ شو، ډراپ۔

(قطع کلامی)

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): سر!۔۔۔۔

محترمہ شگفتہ ملک: جناب سپیکر صاحب، دیکښے یوه-----

جناب سپیکر: بی بی! تهٔ څه وایئے؟ بی بی! اوږدېږئ خبره، تاسو ته نوټس ورکړے دے، نه دغه-----

محترمہ شگفتہ ملک: نه سپیکر صاحب! مونږ به خپل Opinion خو ورکوؤ کنه په دے فلور باندے۔

جناب سپیکر: هی جی؟

محترمہ شگفتہ ملک: زمونږه خپل Opinion به وی او که نه به وی؟ As a Member خو مونږ ورکولے شو خپل Opinion کنه۔

جناب سپیکر: فائده به ئے څه وی؟

محترمہ شگفتہ ملک: د سکشن کښے خو مونږ کولے شو کنه۔

جناب سپیکر: فائده به ئے څه وی؟

محترمہ شگفتہ ملک: جی؟

جناب سپیکر: فائده به ئے څه وی؟

محترمہ شگفتہ ملک: سر، خامخا-----

جناب سپیکر: هغه خو د یو څیز نوټس ورکړئ نو څه 'امنډمنټ' به پکښے راشی۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر، امنډمنټ نه دے خو نشاندهی خو کولے شو کنه۔

جناب سپیکر: هی، ښه څه شا به، تاسو څه وایئ؟

محترمہ شگفتہ ملک: جناب سپیکر، زهٔ دیکښے دا وئیل غواړمه چه کله 'بل' اولیږو، زمونږ دغه خبره چه مونږ کله 'بل' اولیږو لاء ته او فنانس ته، نو دوئ مونږ له واپس دغه جواب راکړو، زمونږ دوه بلونه داسے واپس شول چه زمونږ صوبه په دے حالت کښے نه ده، Financially مونږ نه شو Afford کولے او مونږه ممبران خپل Facility زیاتولو د پاره نه یو راغلی بلکه د خپل عوامو خدمت د پاره راغلی یو او دلته دا 'منی بل' نه دے چه دا دوئ Accept کړے دے، Like/dislike ولے دلته کیږی؟ که زهٔ پرائیویټ ممبره یمه او دا پرائیویټ ممبره

ده نو دلته ولے دا سے چل کیږی؟ د دوئ فنانس بل منظوری کیږی او زما هغه واپس کیږی نو زۀ خو هم د دے صوبے سره تعلق ساتم او هم د دے فلور سره تعلق ساتم، زما هغه ولے واپس کیږی؟

جناب سپیکر: یو منټ، د گورنمنټ Consent به واخلو۔ جی، لاء منسټر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): دا سے ده جی په-----

(شور)

الحاج حبیب الرحمان خان تنولی: جناب سپیکر، یہ جو امنڈمنٹ آئی ہے، اس کے جو Last words ہیں، "As well as out door medical facilities of every type"، میرا خیا ل ہے یہ جو 'Every type' ہے، یہ بھی کوئی Language نہیں ہے، یہ آنی نہیں چاہیئے، اس کا کوئی مطلب نہیں نکلتا۔ 'Every type' کا کیا مطلب ہے؟ Medical facilities پہ End ہونا چاہیئے، 'فل سٹاپ' ہونا چاہیئے-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! ستا دے 'امنډمنټ' کښے خبره ده؟

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: میں نے 'Every type' کا نہیں کہا ہے-----

(قطع کلامیاں)

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، نہیں، میں نے ان ڈور / آؤٹ ڈور کی Facilities-----

جناب سپیکر: دا که دغه وی نو دا به هم کمیټئ ته حواله کړو۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، دا شوک وائی چه کمیټئ ته ئے حواله کړئ؟ زمونږ د چا طرف نه څه Suggestion نشته۔ مقصد زما دا دے چه د 'Every type' مطلب دا دے چه ممبر ته په دیکښے ډیر زیات مشکلات دی۔

جناب سپیکر: اود ریږه، اوریږه، گورنمنټ نه به واخلو Opinion چه دوئ څه وائی جی؟

وزیر قانون: دا سے دہ جی پرائیویٹ ممبرز بل د دوئ څہ لږ شکایات دی، زمونږ د ډیپارټمنټ نہ هم، ټول ډیپارټمنټس تہ او د دوئ چہ کوم 'منی بلز' دی، چہ کوم 'بل' کښے لکہ د پیسو دغہ راځی، Financial consideration پکښے وی نو خا مخا بیا گورنمنټ نہ د هغے Consent اسمبلی اخلی، نو هغے کښے دا سے وی چہ خپل Pending څومرہ زمونږہ Bills دی، لاء ډیپارټمنت ټول کلیئر کړی دی خو نور متعلقہ چہ کوم ډیپارټمنټس دی، ستاسو هم Written instructions راغلی وو چہ دا Expedite کړئ، چیف منسټر صاحب هم خپل دغہ ورتہ کړے دے نو راځی، نو څہ دا سے دغہ نشتہ چہ د اے این پی یو پرائیویټ ممبرز 'بل' دے، هغہ 'بل' بہ راځی او د پیپلز پارټئ دا سے څہ Consideration د گورنمنټ نشتہ۔ پہ دے د شگفتہ بی بی د Medical facility دا 'بل' چہ کوم وو، دا کابینہ کښے پیش شوے وو، هغے کښے بیا د کابینے متفقہ دا رائے وہ چہ دا کوم امنډمنټ ما Move کړو چہ یرہ 'Within the country' پکښے راولئ، باقی بہ دا نہ بدلوؤ۔ ولے نہ بدلوؤ چہ کوم اوس دا نور ممبرانو صاحبانو وئیل چہ یرہ 'Every type of medical facilities' نو This is liable to abuse او دیکښے بعضے بعضے، ټول ممبران زۀ نہ وایم خو بیا اوگورہ Abuse کیدے شی د دے، خلق بیا بہ سبا پرائیویټ هسپتالونو نہ بہ لکھونو روپئ بلونہ راوړی نو دا بہ اسمبلئ د پارہ مشکلات وی، د گورنمنټ د پارہ بہ هم مشکلات وی۔ گریډ 20 آفیسر سرہ مونږہ د دوئ Status نہ برابروؤ، مونږہ دا وایو چہ دا ممبران پہ ټولو باندے حاوی دی خو دا د Medical treatment د پارہ چہ گریډ 20 تہ چہ کوم Facilities دی نو هغہ دوئ تہ ملاوېږی او صرف دا دہ چہ یو Parents پکښے نہ وو Include، دا Parents د پکښے راولی خو دا Treatment 'within the country, with my amendments، باقی دا عبدالاکبر خان صاحب مونږہ نہ سپورټ کوؤ جی۔

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اس کو وہاں پر لائیں گے سیکشن 8 میں، وہ تو Redundant ہے، اس کا تو فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ ابھی تو گریڈ 20 کی تنخواہ کے ساتھ اس کی Medical facilities کو Attach کیا گیا ہے، Basic salary کے ساتھ، تو پھر آپ اگر Spouse بھی Add کریں، کچھ بھی Add کریں، اس

کا تو کوئی مقصد نہیں رہ جائے گا۔ سر، میرا مقصد یہ نہیں ہے، اگر یہ کہتے ہیں کہ ‘All type’ abuse ہوتا ہے، بیشک اس کو Delete کریں۔ اگر وہ کہتے ہیں کہ ‘All type’ یا اس میں کسی اور کو نکالنا چاہتے ہیں، ‘Minors’ کو نکالنا چاہتے ہیں، بیشک نکال لیں، مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ‘All type’ یہ اگر کہتے ہیں تو بالکل بیشک اس کو Delete کیا جائے، اس کو ختم کیا جائے لیکن میرا بنیادی مقصد یہ ہے کہ جو اوریجنل ایکٹ میں ہے، اگر اس کو Substitute نہیں کریں گے تو آپ جو بھی امنڈمنٹ لائیں گے، اس کا فائدہ کسی ممبر کو بھی نہیں ہوگا کیونکہ وہ ابھی گورنمنٹ نے گریڈ20 افسر کی جو Facilities ہیں، وہ ختم کر دی ہیں اور جب یہ ختم ہو گئیں تو گریڈ20 افسر کی آپ Facilities لے رہے ہیں تو آپ کی بھی تو ختم ہوں گی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: د شگفته بی بی او عبدالاکبر خان صاحب که مشاورت پکښے وی نو کمیټۍ ته د ریفر شی او Within shortest possible time به واپس بیا راشو، ټول به کښینو او هلته به مشترکه څه دغه پرے اوکړو۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire the House that the Bill moved by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. The Bill is referred to the concerned Committee.

لوکل گورنمنٹ (ترمیمی) مسودہ قانون 2010 کا زیر غور لایا جانا

<u>Mr. Speaker:</u> Item Nos. 13 & 14: Mr. Abdul Akbar Khan, to please move that ‘the NWFP Local Government (Amendment) Bill, 2010’ may be taken into consideration at once. Abdul Akbar Khan.

<u>Mr. Abdul Akbar Khan</u>: Janab Speaker, I beg to move that ‘the North West Frontier Province Local Government (Amendment) Bill, 2010’ may be taken into consideration at once.

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is-----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میاں صاحب! یہ لیجلیشن بند کریں ہم؟ نہیں، یہ تو بڑی زیادتی ہے، یہ میڈیا والے دوست ان کی تعریفیں خالی لکھتے ہیں، آج دیکھ رہے ہیں کہ ہم لیجیسلیشن کر رہے ہیں اور گپ شپ لگا رہے ہیں، کل میں آپ کا ایمان دیکھوں گا۔

The motion before the House is that 'the NWFP Local Government (Amendment) Bill, 2010' may be taken into consideration at once. Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 2 may stand parts of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 2 stand parts of the Bill. Preamble also stands part of the Bill.

لوکل گورنمنٹ (ترمیمی) مسودہ قانون 2010 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Mr. Abdul Akbar Khan, to please move that 'the NWFP Local Government (Amendment) Bill, 2010' may be passed.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you. Mr. Speaker! I beg to move that 'the NWFP Local Government (Amendment) Bill, 2010' may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that 'the NWFP Local Government (Amendment) Bill, 2010' may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

غیر سرکاری مسودہ قانون پیش کرنے کیلئے ایوان کی اجازت کا طلب کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan, to please move for leave of the House to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Establishment of District Development Advisory Committees (Amendment) Bill, 2010 under rule 77 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Abdul Akbar Khan, please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, Janab Speaker. I beg to ask for the leave to introduce 'the Khyber Pakhtunkhwa Establishment of District Development Advisory committees (Amendment) Bill, 2010' under rule 77.

Mr. Speaker: The motion before the House is that leave may be granted to the honourable Member to introduce 'the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of District Development Advisory Committees (Amendment) Bill, 2010'? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may 'No'.

(The motion was carried)

ضلعی ترقیاتی مشاورتی کمیٹی کی تشکیل (ترمیمی) مسودہ قانون 2010 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The leave is granted. Now Abdul Akbar Khan, to please introduce before the House 'the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of District Development Advisory Committees (Amendment) Bill, 2010'.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, Janab Speaker. I beg to introduce 'the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of District Development Advisory Committees (Amendment) Bill, 2010'.

Mr. Speaker: It stands introduce.

جناب عبدالاکبر خان: سر، میری ریکویسٹ ہے کہ آپ کے رول 82 کی Proviso میں ہے، کیونکہ کل بشیر صاحب کی بھی سٹیٹمنٹ ' آج' پیپر میں بھی آئی ہے کہ اگر حکومت کچھ امنڈمنٹ اس میں 'موو' کرنا چاہتی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ بشیر صاحب کا محکمہ ہے تو جو بھی امنڈمنٹ یہ 'موو' کرنا چاہتے ہیں، مجھے اس امنڈمنٹ پر بھی اعتراض نہیں ہے، میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو آپ کی Proviso ہے 82 کی، جو تین دن کا Bar ہے اور جس میں آپ کے پاس Discretion ہے، اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں اور اس کو کر دیں تاکہ ہم آگے Consideration Stage پر چلے جائیں اور اگر ان کی جو بھی امنڈمنٹ ہو، مجھے منظور ہے کہ جو بھی امنڈمنٹ یہ پیش کرنا چاہیں۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: دا ایجنڈا چہ مونږ ته اوس اضافی ملاؤ شوے دہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر فار لوکل گورنمنٹ، پلیز۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جی زما صرف آرٹیکل 3، سب سیکشن 3، چہ دوئ اوس پکښے لیکلی دی چہ "The Chief Minister shall appoint Chairman of

the District Development Advisory Committee by 15th September" ،
خو دیکښے زهٔ وایم چه دا ډیر Early دے ، دا '1st October' کړئ، هغه دوئ
Timing ورکړے دے چه چیف منسټر چه دے ، پنده ستمبر پورے -----

جناب عبدالاکبر خان: میں یقین کرتا ہوں اور یہ مناسب ان کی امنڈمنٹ اور تجویز ہے، وہ اسلئے کہ جب میں یہ امنڈمنٹ اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کر رہا تھا، کافی عرصہ پہلے میں نے جمع کیا تھا، اسوقت میں نے '15th September' اس کا Cut off date دیا تھا، اگر بشیر صاحب کہتے ہیں کہ اس کو فرسٹ اکتوبر کر دیں تو یہ '15th September' کو '1st October' Verbal پڑھا جائے بس، اور دوسرا بھی----

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، میں نے کل اعلان کیا تھا کہ انشاءاللہ ایک مہینے کے اندر اندر ہم اس کو بحال کر رہے ہیں۔ اس میں میری ریکویسٹ یہ ہے کہ یہ جو انہوں نے 15 ستمبر لکھا ہے، اس کو یکم اکتوبر کریں اور Development Advisory Committee start functioning from 15th October.

جناب عبدالاکبر خان: یہ '1st October'، مجھے اس پر بھی اعتراض نہیں ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): اور ایک تیسری جو امنڈمنٹ کی ریکویسٹ ہے سپیکر صاحب، وہ آرٹیکل 5 میں ہے، جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ In the North-West Frontier Province Establishment of District -----

جناب سپیکر: یہ ایسا ہے ناجی، اگر Next day پہ یہ لے آئیں----

جناب عبدالاکبر خان: سر، یہ چونکہ پرائیویٹ ممبرز بل ہے اور Next Thursday کو ہو سکتا ہے کہ عید کی چھٹیاں ہوں تو یہ جو Dates ابھی وہ کر رہے ہیں، میرے خیال میں یہ Simple سی بس، صرف بشیر خان کو امنڈمنٹ موو کرنے پر Accept کیا جائے، بس آپ ہاؤس سے پوچھیں کہ The amendment moved by the honourable Minister may be adopted اور اگر وہ Adopt کر لیتے ہیں تو اس 'بل' کا حصہ بن جائے گا۔

جناب سپیکر: ښه، دا هاؤس اجازت راکوی چه بله ورځ د گورنمنټ بزنس سره دا هم واخلو؟

جناب عبدالاکبر خان: نه جی، زما مطلب دا دے، دا ستاسو په خبره باندے اعتراض نشته۔

جناب سپیکر: دا امنډمنټ او دا اوس-----

جناب عبدالاکبر خان: نہ جناب سپیکر، ہمیں اعتراض نہیں ہے، آپ خوب سمجھتے ہیں لیکن یہ Verbal amendment، جب سارا ہاؤس Agree کررہا ہے تو----

جناب سپیکر: میں وہی پوچھ رہا ہوں نا۔

جناب عبدالاکبر خان: تو ابھی پوچھ لیں کہ اگر Verbal amendment پر ایک اور----

سینئر وزیر (بلدیات): ہمیں اعتراض نہیں ہے، آپ اس کو پرسوں لیں یا آپ اس کو ابھی پوچھ لیں، آپ کی مرضی ہے، جیسے آپ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: پرسوں به ئے واخلو، دوئ هم دغه تیار کړی دی او دا امنډمنټ به هم هغے کښے اخلو کنه۔ In writing امنډمنټس به راکوئ۔ عبدالاکبر خان، In writing-----

جناب عبدالاکبر خان: جی دا به دوئ تیار کړی یا به زهٔ ورته اوکړم، دوئ به ئے دستخط کړی، تاسو به ئے ورته------

جناب سپیکر: نه، هغه خو د هاؤس نه اجازت به اخلو کنه۔

جناب عبدالاکبر خان: سر! هغه خو چه کله تاسو Passage Stage کښے اچوئ، تاسو consideration-----

جناب سپیکر: دا 'امنډمنټس'------

جناب عبدالاکبر خان: سر، هغه امنډمنټس موؤ کړو جی، هغه خو Already موؤ کړل۔

جناب سپیکر: نه، Consideration Stage شوے نه دے نو امنډمنټس به څنګه؟

جناب عبدالاکبر خان: نہ جی جناب سپیکر، ہمارا مقصد یہ ہے------

جناب سپیکر: نہ، یہ باقاعدہ Written دے دیں تو وہ ہم اس کو----

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: خیر دے جی مونږ ته ستاسو په خبره باندے اعتراض نشته، هغه چه تاسو څنګه وایئ۔ ہاؤس سے پوچھ لیں، میرا مطلب ہے کہ کل اس طرح نہ ہو کہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه، نه، Monday باندے به واخلو، هاؤس نه تپوس کوؤ جی، تاسو که اجازت راکوئ جی؟

سینیئر وزیر (بلدیات): سبا نه بله ورځ واخلئ، مونږ به تاسو ته Written amendments درکړو او بیا به هغه تاسو بله ورځ واخلئ دا۔

جناب سپیکر: ستاسو اجازت شته، بیا دا Monday باندے واخلو جی د ګورنمنټ بزنس 'ډے' کښے؟

آوازیں: ہاں جی۔

Mr. Speaker: Thank you ji, thank you. Mr. Abdul Akbar Khan, to please move for leave of the House to introduce 'the Frontier Women University (Amendments) Bill, 2010' under rule 77 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

غیر سرکاری مسودہ قانون پیش کرنے کیلئے ایوان سے اجازت کا طلب کیا جانا

Mr. Abdul Akbar Khan: Mr. Speaker! I beg to ask for leave to move 'the Frontier Women University (Amendment) Bill, 2010' under rule 77.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the leave may be granted to the honourable Member to introduce 'the Frontier Women University (Amendment) Bill, 2010'? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'

(The motion was carried)

فرنٹیئر ویمن یونیورسٹی (ترمیمی) مسودہ قانون مجریہ 2010 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The leave is granted. Now Mr. Abdul Akbar Khan, to please introduce before the House 'the Frontier Women University (Amendment) Bill, 2010'. Abdul Akbar Khan, please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, Janab speaker. I beg to introduce the Frontier Women University (Amendment) Bill, 2010' in the House.

(قطع کلامیاں)

جناب عبدالاکبر خان: بس Introduce شو ، نن پاس کیږی خو نه۔

Mr. Speaker: It stands introduce.

(شور)

سینیئر وزیر(بلدیات): امنډمنټ دیکښے مونږ به راولو جی۔

جناب عبدالاکبر خان: دا خو اوس پیش شو کنه جی ، دا خو صرف پیش شو کنه جی۔

جناب سپیکر: دا خو اوس پیش شو ، Consideration ته به را شو۔ امنډمنټ راکوئ که نه جی ؟

سینیئر وزیر(بلدیات): بنه ، ٹهیک شو جی۔

جناب سپیکر: ایک گزارش ہے جی۔ بشیر بلور صاحب!ایک گزارش ہے کہ اجلاس کو پیر تک ملتوی کرتے ہیں لیکن ٹائم ذرا آپ بتادیں کہ دس بجے ٹھیک رہے گا یا گیارہ بجے ؟

آوازیں: گیارہ بجے۔

جناب سپیکر: بزنس بہت زیادہ ہے، پھر چار بجے تک پولیس اور وہ سب کھڑے ہوتے ہیں۔

سینیئر وزیر(بلدیات): سپیکر صاحب! میری درخواست یہ ہے، پہلے تو عرض یہ ہے، درخواست یہ ہے کہ جتنے ہمارے پارلیمانی لیڈرز صاحبان ہیں، کوئی بھی نہیں ہے، ان سے ہم نے بیٹھ کر فیصلہ کیا تھا کہ گیارہ بجے سے دو بجے تک۔ اب اس کے بعد آج پولیس جو ہے، وہ میں نے کل ریکویسٹ کی تھی، ہدایت دی تھی کہ یہ راستہ ہم کھول دیں گے مگر آج چونکہ وہاں پر فنکشن ہے، اس وجہ سے راستے بند ہیں۔ انشاء اللہ کل سے میں بات کرلونگا، کل سے راستے کھل جائیں گے، کوئی کسی کو تکلیف نہیں ہوگی مگر یہ ہے کہ اب ہم نے بات کی ہوئی ہے اپنے پارلیمانی لیڈرز سے کہ گیارہ سے دو بجے تک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اجلاس پیر گیارہ بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس بروز پیر مورخہ 6 ستمبر 2010ء صبح گیارہ بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)